بچوں کی تعلیم و تربیت کے لیے اساتذہ کرام کی معاون کتاب

راہنمائے اساتذہ

Teacher's Guide

برائے تربیتی نصاب

اسلامیات (حصہ اوّل) اسکول

جمع و ترتیب

اصحاب مکتب تعلیم القرآن الکریم

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

کتاب کا نام : راہنمائے اساتذہ (حصہ اوّل)

تاریخ اشاعت : اکتوبر 2015

کمپوزنگ : ارسلان

ڈیزائننگ : عبید اشفاق

ناشر : مکتب تعلیم القرآن الکریم

- مکتب تعلیم القرآن الکریم
  C-1 کاسموپولیٹن سوسائٹی، بالمقابل سہوانی کلب، گرومندر کراچی۔
  ای میل: maktab2006@hotmail.com

- مدرسہ بیت العلم
  ST-9E بلاک نمبر 8، گلشن اقبال، عقب مسجد بیت المکرم کراچی
  فون: 92-21-34976073+ فیکس: 92-21-34976339+

- مکتبہ بیت العلم اردو بازار کراچی۔ فون: 021-32726509

کتاب کی معلومات کے لیے رابطے نمبر

کراچی:	0333-3204104	سندھ:	0322-2061640
لاہور:	0321-4066762	پنجاب:	0300-2298536
بلوچستان:	0323-2465366	خیبر پختونخواہ:	0323-2163507

مکتب کے دفتر کا نمبر: 0332-2154190 اوقات: صبح 8:00 بجے تا 5:00 بجے شام (علاوہ اتوار)

www.maktab.com.pk

اظہارِ تشکّر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصّٰلِحٰتُ

دین اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف اور صرف اسلام ہے۔ دین اسلام کی خدمت محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی عطا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کا شکرگزار ہوں جس نے دین کی خدمت کی توفیق نصیب فرمائی۔

بچوں کو بچپن ہی سے اچھی تعلیم دینا اور ان کی اچھی تربیت کرنا وقت اور معاشرے کی اہم ضرورت ہے۔ اچھی تعلیم اور بہترین تربیت والدین کے ساتھ ساتھ استاد کی بھی ذمے داری ہے۔ استاد کی حیثیت معاشرے میں ریڑھ کی ہڈی کی سی ہے اور استاد جس منصب کا حامل ہے یہ منصب نبوی منصب کہلاتا ہے، جس طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو تعلیم دی اور ان کی تربیت کی استاد بھی اسی فکر کے ساتھ اپنے طلبا کو تعلیم دیتا ہے اور ان کی تربیت کرتا ہے۔

اس تعلیم وتربیت کے سفر میں استاد کا ساتھ دینے کے لیے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور اس کی دی ہوئی توفیق سے "احباب مکتب تعلیم القرآن الکریم" نے اسلامیات کا نصاب "تربیتی نصاب" کے نام سے مرتب کیا ہے۔

اسی سلسلے میں اساتذہ کرام کی آسانی کے لیے اس کتاب "تربیتی نصاب" کو پڑھانے کا مفصل اور آسان طریقہ "راہنمائے اساتذہ" (Teachers Guide) کی صورت میں مرتب کیا گیا ہے، جس میں بارہ اہم تدریسی امور پیشِ نظر رکھے گئے ہیں۔

الحمدللہ! ماہرینِ تعلیم سے اصلاح کرانے کے بعد "حصہ اول" پیشِ خدمت ہے۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں اسے شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔

از

مفتی محمد حنیف عبدالمجید

فہرست مضامین

باسمہٖ تعالیٰ

پیش لفظ

بچوں کی صحیح تعلیم و تربیت ہر استاد کا لازمی فریضہ ہے، اور اس فرض کو صحیح طرح ادا کرنے والے استاد طلبا کے لیے آئیڈیل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ طلبا اپنے استاد کے کردار و گفتار کو اپنانے اور اس کے مطابق اپنا عمل ڈھالنے کی کوشش کرتے ہیں، لہٰذا ہر استاد کو چاہیے کہ اپنے اعمال و اخلاق، کردار و گفتار، نشست و برخاست غرض ہر عمل کو طلبا کے لیے قابلِ تقلید نمونہ بنائے۔ اس تناظر میں اسلامیات کا لازمی مضمون پڑھانے والے اساتذہ کی ذمے داری کئی گنا زیادہ ہے۔

بچوں کی مثال ایک صاف تختی کی سی ہے اگر اس پر ابتدا میں ہی اچھائی، اخلاق، خدا پرستی اور مخلوق کی خیر خواہی جیسے عمدہ عنوان لکھ دیے جائیں گے، تو وہ بچے نیکی اور اچھائی کے نمونے بن کر ظاہر ہوں گے اور معاشرے کے ایسے فعال فرد بنیں گے جو بہترین معاشرہ تشکیل دینے میں معاون ہوں گے۔ اسلامیات پڑھانے والے اساتذہ اس کام کو بہت عمدگی سے انجام دے سکتے ہیں۔ اس لیے کہ وہ خالقِ کائنات کا تعارف کراتے ہیں، اس کے کلام اور تعلیمات سے طلبا کو روشناس کراتے ہیں۔ اسی طرح وہ ہادیٔ عالم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا تعارف کراتے ہیں جو سراپا رحمت اور اخلاق ہیں۔

اسلامیات پڑھانے والے اساتذہ سے درخواست ہے کہ وہ اس تعلیمی محنت کے ساتھ ساتھ بچوں کی اچھی تربیت کی بھی کوشش کریں تو یہ کام بھی ان کے لیے زیادہ آسان ہے اور صدقۂ جاریہ بھی ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ روزمرہ پیش آنے والی چھوٹی چھوٹی مثالوں کے ذریعے بچوں کو دینی اور اخلاقی تعلیمات سے روشناس کرائیں، اس سے بچوں میں دل چسپی بھی پیدا ہوگی اور ان کی سیکھنے کی رفتار کی بھی بڑھ جائے گی۔

دوسری گزارش یہ ہے کہ بچوں کے ساتھ بے جا سختی یا حد سے زیادہ مار پیٹ کا معاملہ بالکل بھی نہ کیا جائے، بل کہ پیار، محبت، شفقت، دل جوئی و دل داری کا رویہ اختیار کیا جائے۔ سالوں کے تجربے سے

ثابت ہے کہ بے جا سختی و بے موقع ڈانٹ کی وجہ سے بچہ عارضی اثر تو قبول کر لیتا ہے لیکن دائمی طور پر یہ فائدے کے بجائے الٹا نقصان کا سبب ہوتا ہے۔ نرم کلمات اور نرمی سے سمجھانا یہ عمل وہ کام کر جاتا ہے جو خوف ، دباؤ اور مار پیٹ سے ہرگز حاصل نہیں ہوسکتا۔

یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ ہر بچہ ایک سی صلاحیت کا حامل نہیں ہوتا بل کہ کچھ بچے ذہین جب کہ کچھ کمزور ہوتے ہیں، لہذا ایک سمجھ دار معلم سبق کو اس انداز سے تیار کرتا ہے کہ ذہین بچوں کے ساتھ ساتھ کمزور بچے بھی سبق کو اچھی طرح نہ صرف سمجھ جائیں بل کہ وہ سبق ان کے عمل میں بھی آجائے۔

تدریس علمی اور ابلاغی مہارت کا تقاضہ کرتی ہے، لہذا ایک معلم کے لیے جس طرح اپنے مضمون میں علمی مہارت ضروری ہے اسی طرح اس کو اپنی بات سمجھانا اور دوسرے تک پہنچانے کا ہنر بھی بطریقِ احسن آنا چاہیے۔ چوں کہ یہ کتاب اسلامیات تربیتی نصاب کو پڑھانے کا مفصل طریقہ کار واضح کرتی ہے، لہذا ہر سبق سے متعلق بارہ اہم امور پر مشتمل اس کتاب میں تدریس، اصول تدریس، مقاصد، عملی مشق، Learning outcome وغیرہ کو مدنظر رکھ کر ایسا آسان اسلوب اختیار کیا گیا ہے جس سے مدد لے کر معلمین زیادہ بہتر نتائج حاصل کر سکیں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ زیر نظر کتاب ان امور میں معلم/معلمہ کی معاون ثابت ہوگی، اور اس کی مدد سے وہ اپنے فرائض بہتر طریقے سے انجام دے سکیں گے۔

کتاب سے متعلق آپ کوئی بھی رائے دینا چاہیں تو بلا تکلف ارسال فرمائیں۔

مکتب تعلیم القرآن الکریم

C-1 کاسموپولیٹن سوسائٹی، بالمقابل سہوانی کلب، گرومندر کراچی

فون: 0332-2154190

ای میل: maktab2006@hotmail.com

حمد باری تعالیٰ

مقاصد عام:

1. بچوں کو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی پہچان کروانا اور ان پر شکر کا عادی بنانا۔
2. بچوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کرنا۔

مقاصد خاص:

1. بچوں کو حمد زبانی یاد کروانا۔
2. ان کو ترنم کے ساتھ نظم پڑھنا سکھانا۔
3. اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنا سکھانا۔
4. ان کو نظم سے لطف لینا سکھانا۔

امدادی اشیا:

کتاب۔ بلیک بورڈ۔ چھوٹا ٹیپ ریکارڈر۔ ایک چارٹ جس پر جلی حروف میں حمد لکھا ہوا ہو۔ خانہ کعبہ کی تصویر۔

سابقہ معلومات کا جائزہ:

- آپ کو کوئی نظم یاد ہے؟
- یہ نظم کس نے لکھی ہے؟
- نظم کا ایک شعر سنائیں؟

سبق کا تعارف:

آج ہم ایک نظم پڑھیں گے جس میں اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کی گئی ہے۔ معلم/معلمہ یہ عبارت بورڈ پر لکھ دیں:

"نظم کے انداز میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنے کو حمد کہتے ہیں۔"

اس کے بعد نظم کا عنوان لکھ دیں: "حمد باری تعالیٰ"۔

عملی مشق:

1. نظم کی تفہیم اور اس سے محظوظ ہونے کی طرف پہلا قدم یہ ہے کہ وہ نظم بلند آواز سے پڑھی جائے۔ حمد کو پہلے معلم/معلمہ موثر انداز میں پیش کریں۔ حمد پڑھتے ہوئے الفاظ کے زیر و بم اور تلفظ کو خاص طور پر مد نظر رکھیں۔ حمد کا پیغام بچوں تک پہنچانے کے لیے معلم/معلمہ اپنے لہجے پر خاص توجہ دے۔
2. ہر شعر میں ہم آواز الفاظ کی ادائیگی ایک جیسے انداز سے ہو، جیسے بھائی اور بنائی، اگائے اور مہکائے، بنائے اور سائے، پانی اور آسانی، وغیرہ۔
مکرر آنے والے مصرع کی ادائیگی اس طرح ہو کہ بچے اس سے متاثر ہوں "اللہ نے ایک اللہ نے" یعنی جو کچھ ہو رہا ہے، وہ محض اللہ تعالیٰ کے ارادے سے ہو رہا ہے۔
3. معلم/معلمہ پہلے خود حمد پڑھیں۔ اس کے بعد بچوں سے کہیں کہ وہ ان کے ساتھ آواز ملا کر حمد پڑھیں۔ اس کے بعد انفرادی طور پر چند منتخب اور لائق بچوں سے حمد پڑھوائیں۔ اس کے بعد دوسرے بچے اسی انداز سے پڑھنے کی کوشش کریں۔
4. اگر ممکن ہو معلم/معلمہ اپنی آواز میں حمد ریکارڈ کر کے سنائیں یا اچھا پڑھنے والے بچے کی آواز میں ریکارڈ کر کے دوسرے بچوں کو سنائیں اور ساتھ ساتھ سمجھائیں کہ حمد/نظم کس طرح پڑھی جاتی ہے۔

اصلاحِ تلفظ:

طلبہ/ طالبات پڑھنے کے دوران جن الفاظ کے تلفظ میں غلطی کریں معلم/معلمہ اس وقت ان کی اصلاح نہ کریں بل کہ انھیں بلیک بورڈ پر لکھتے رہیں اور ان پر اعراب بھی لگاتے رہیں اور پھر پڑھنے کے اختتام پر ان کی اصلاح کر دی جائے۔

تشریح:

1. پہلا بند

امی، ابو، آپی، بھائی　　دنیا ساری کس نے بنائی

اللہ نے ایک اللہ نے

- ہماری امی، ہمارے ابو، ہماری آپی یعنی باجی اور بھائی کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ اسی طرح ساری دنیا کے انسانوں کو بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔

۲ دوسرا بند

پیڑ اور پودے کس نے اگائے کس نے باغیچے مہکائے

اللہ نے ایک اللہ نے

- پیڑوں یعنی درختوں کو چاہے چھوٹے ہوں یا بڑے اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ باغیچے کہتے ہیں چھوٹے باغ کو۔ باغ میں پھول ہوتے ہیں جن میں خوش بو اور خوبصورتی ہوتی ہے جو ہمیں بہت اچھی لگتی ہے۔ ان پھولوں کو بھی اللہ تعالیٰ ہی نے پیدا کیا ہے۔

۳ تیسرا بند

چاند اور سورج کس نے بنائے کس نے بخشے دھوپ میں سائے

اللہ نے ایک اللہ نے

- رات کو ہمیں آسمان پر چاند نظر آتا ہے جس کی پیاری پیاری روشنی ہوتی ہے اور چھوٹے چھوٹے ستارے بھی چمکتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ دن میں سورج کی روشنی میں ہم سارے کام کرتے ہیں۔ جب سورج کی روشنی تیز ہوتی ہے تو ہم درخت کے سائے کے نیچے ٹھنڈک محسوس کرتے ہیں۔ گھر میں بھی سکون ملتا ہے۔ یہ سب کچھ بھی اللہ تعالیٰ ہی نے پیدا کیا ہے۔

۴ چوتھا بند

ٹھنڈی ہوائیں، ٹھنڈا پانی کس نے پیدا کی آسانی

اللہ نے ایک اللہ نے

- شام میں اور صبح کے وقت ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کتنی اچھی لگتی ہے۔ اسی طرح گرمی کے موسم میں ٹھنڈا پانی پینے میں کتنا مزہ آتا ہے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے پیدا کیا ہے۔ اسی طرح گھر میں پنکھا چل رہا ہے

اور لائٹ کی روشنی ہے، یہ بھی تو اللہ تعالیٰ ہی کی دی ہوئی نعمتیں ہیں۔

❺ پانچواں بند

علم کی دولت کس نے بخشی   کس نے عقل کی رحمت بخشی

اللہ نے ایک اللہ نے

- ہم ہاتھ سے لکھتے ہیں، آنکھوں سے دیکھ کر پڑھتے ہیں، سبق یاد کرتے ہیں، یہ طاقت ہمیں اللہ تعالیٰ نے دی ہے۔ ہم سب سنتے ہیں اور ہمیں یاد ہو جاتا ہے یہ طاقت بھی ہمیں اللہ تعالیٰ ہی نے دی ہے۔

❻ چھٹا بند

تائب کس نے صحت بخشی   کس نے حمد کی فرصت بخشی

اللہ نے ایک اللہ نے

- یہ حمد جنھوں نے لکھی ہے، ''تائب'' ان کے نام کا حصہ ہے۔ یہ ساری باتیں انھوں نے لکھی ہیں، وہ آخر میں یہ کہہ رہے ہیں کہ ہمیں صحت اللہ تعالیٰ نے دی ہے اور آنکھیں، ہاتھ، پیر سب اللہ تعالیٰ نے دیے ہیں جن سے ہم مختلف کام لیتے ہیں۔ آنکھوں سے دیکھتے ہیں، ہاتھوں سے کام کرتے ہیں اور پیروں سے چلتے ہیں۔ یہ توفیق بھی ہمیں اللہ تعالیٰ ہی نے دی ہے کہ ہم اس کی تعریف کر رہے ہیں۔ اس پر ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

حمد کا مرکزی خیال:

ہمیں یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ ہمیں ساری نعمتیں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ نے دی ہیں اور ہمیں ان تمام نعمتوں پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

عملی شکر:

معلم/معلمہ ایک بند پڑھیں اور بچوں کو سمجھائیں کہ جب بند ختم ہو جائے تو سب بچے مل کر ایک آواز میں الحمدللہ، الحمدللہ کہیں۔

دہرائی:

معلم/معلمہ حمد کو دوبارہ پڑھیں اور بچوں سے سوالات کریں۔ یہ سوالات بورڈ پر بھی لکھے جا سکتے ہیں:

سوال	جواب
سوال : ہم سب کو کس نے پیدا کیا ہے؟	جواب : اللہ تعالیٰ نے۔
سوال : سارے درختوں کو کس نے پیدا کیا ہے؟	جواب : اللہ تعالیٰ نے۔
سوال : چاند، سورج اور سارے ستاروں کو کس نے پیدا کیا ہے؟	جواب : اللہ تعالیٰ نے۔
سوال : سارے سمندروں اور دریاؤں کو کس نے پیدا کیا ہے؟	جواب : اللہ تعالیٰ نے۔
سوال : سارے جانوروں کو کس نے پیدا کیا ہے؟	جواب : اللہ تعالیٰ نے۔
سوال : ٹھنڈی ہوا کون چلاتا ہے؟	جواب : اللہ تعالیٰ چلاتا ہے۔
سوال : ٹھنڈا پانی کون پلاتا ہے؟	جواب : اللہ تعالیٰ پلاتا ہے۔
سوال : ہمیں آنکھیں کس نے دی ہیں؟	جواب : اللہ تعالیٰ نے۔
سوال : ہمیں ہاتھ کس نے دیے ہیں؟	جواب : اللہ تعالیٰ نے۔
سوال : ہمیں بار بار کس کا شکر ادا کرنا چاہیے؟	جواب : اللہ تعالیٰ کا۔

یہ سوالات بچوں سے اجتماعی اور انفرادی طور پر پوچھے جائیں۔ بچے جب بھی جواب دیں ماشاء اللہ، سبحان اللہ کہہ کر ان کو شاباشی دیتے رہیں۔

نعت رسول مقبول ﷺ

مقاصد عام:

1. بچوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا کرنا۔
2. بچوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اختیار کرنے اور ان کی پیروی کرنے پر ابھارنا۔

مقاصد خاص:

1. بچوں کو نعت زبانی یاد کرانا۔
2. بچوں کو ترنم کے ساتھ نظم پڑھنا سکھانا۔
3. بچوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کرنا سکھانا۔
4. بچوں کو نظم سے لطف لینا سکھانا۔

امدادی اشیا:

کتاب۔　بلیک بورڈ۔　چھوٹا ٹیپ ریکارڈر۔　مسجد نبوی کی تصویر۔

سابقہ معلومات کا جائزہ:

- ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا نام ہے؟
- ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟
- سب سے سچے کون ہیں؟
- اللہ تعالیٰ کے سب سے پیارے کون ہیں؟
- نعت کسے کہتے ہیں؟

سبق کا تعارف:

آج ہم اپنے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت پڑھیں گے۔

معلم/معلمہ بورڈ پر لکھ دیں:

''جن اشعار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کی جاتی ہے اس کو"نعت" کہتے ہیں۔''

اہم نکات:

1. معلم/معلمہ بچوں کو بتلائیں کہ ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف بیان کیا کرے اور جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کی جا رہی ہو تو اسے غور سے سنے۔
2. بچوں کو یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کرائی جائے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سنیں تو صلی اللہ علیہ وسلم ضرور کہیں۔

عملی مشق:

1. معلم/ معلمہ پہلے نعت خود بلند آواز سے پڑھیں۔ نعت پڑھتے ہوئے چہرے پر خوشی کے تاثرات ہوں۔ الفاظ کے درست تلفظ کا خاص طور سے خیال رکھیں۔ اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ کہاں شعر کا وزن ٹوٹ رہا ہے۔ کہاں الفاظ ملا کر پڑھنا ہیں اور کہاں رکنا ہے۔
2. استاد کے بعد طلبا بھی ان کی پیروی میں نعت کو اسی انداز میں پڑھنے کی کوشش کریں۔ معلم/معلمہ کو چاہیے کہ کلاس کے ذہین اور لائق طالب علم/ طالبہ کو پہلے نعت پڑھنے کو کہیں تاکہ کم ذہین اور کم زور طلبا بھی اپنی اصلاح کر سکیں۔
3. دو بچوں کو سامنے کی طرف بلائیں، ایک بچہ نعت کا ایک شعر پڑھے، دوسرا بچہ دوسرا شعر پڑھے، اس طرح پوری نعت پڑھ لیں۔

اصلاحِ تلفظ:

طلبا/ طالبات پڑھنے کے دوران جن الفاظ کے تلفظ میں غلطی کریں معلم/معلمہ انہیں بورڈ پر لکھتے رہیں اور اعراب بھی لگاتے رہیں، اس وقت ان کی اصلاح نہ کریں بل کہ آخر میں ان الفاظ کو از خود درست طریقے سے پڑھ کر طلبا سے مشق کروائیں۔ یہ بھی دیکھتے رہیں کہ طلبا/ طالبات اشعار کے اوزان کا

خیال رکھتے ہیں یا نہیں۔ ان کا لب ولہجہ درست ہے، پڑھنے کی رفتار مناسب ہے؟

مشکل الفاظ کے معانی:

معلم/معلمہ حسبِ ضرورت مشکل الفاظ اور ان کے معانی بورڈ پر لکھ دیں:

الفاظ	معانی
عظمت	بڑائی۔ بزرگی
پیروی	فرماں برداری۔ اطاعت
اعلان	مشہور کرنا، چاہے زبان سے ہو یا لکھ کر

مناسب ہوگا کہ معلم/معلمہ مشکل الفاظ اور ان کے معانی بورڈ یا چارٹ پر لکھ کر بچوں کو بلند آواز سے پڑھ کر سنا دیں۔

مشکل الفاظ کے معانی مختلف اشاروں کی مدد سے بچوں سے پوچھیں تا کہ ان میں تحقیق اور جستجو کا مادہ پیدا ہو۔ مثالوں اور جملوں کے ذریعہ مطلب واضح کرنے کی کوشش کریں۔

تشریح:

❶ ہے محمد جن کا نام
ان کی عظمت کو ہے سلام

- حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پیارے نبی کا نام ہے۔ ان کی عظمت اور ان کی بڑائی کو سب مانتے ہیں۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ان سے محبت کریں اور ان کا ادب کریں۔

❷ ان کا اونچا ہے مقام
ہیں وہ نبیوں کے امام

- ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت اونچا مرتبہ ہے، کیوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں۔ سارے نبیوں کے امام اور سردار ہیں۔

❸ جو وہ کہیں وہ ہم کریں

وہ ہیں آقا ہم ہیں غلام

- ہم سب مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی باتوں پر عمل کرتے ہیں۔ جن باتوں کے کرنے کا ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہے وہ ہم کرتے ہیں اور جن باتوں سے منع کیا ہے ان سے بچتے ہیں۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے آقا ہیں، ہمارے مالک ہیں اور ہم ان کے غلام اور ماننے والے ہیں۔

۴ وہ خوش ہیں تو اللہ خوش
ہو چکا یہ اعلان عام

- جو مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی باتوں پر عمل کرے گا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس سے خوش ہو جائیں گے اور جس سے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوں گے، اللہ تعالیٰ بھی اس سے خوش ہو جائیں گے۔ یہ بات اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں بھی بتلا دی ہے تا کہ سب لوگ جان جائیں۔

۵ نعت تائب لکھ مگر
پیروی ان کی اصل ہے کام

- یہ اشعار لکھنے والے شاعر کا تخلص تائب ہے۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم زبان سے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کریں اور ان کی بات بھی مانیں۔ جیسے ہم امی کو میری پیاری امی جی کہتے ہیں اور ان کی بات بھی مانتے ہیں۔

مرکزی خیال:

نعت کا مرکزی خیال یہ ہے کہ ہمارے پیارے نبی سارے نبیوں کے سردار اور اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں۔ ہمیں ان سے محبت کرنی چاہیے، ان کی تعریف کرنی چاہیے اور ان کی بات ماننی چاہیے۔

مختصر سوال و جواب:

معلم/معلمہ نعت دوبارہ پڑھیں اور بچوں سے سوالات کریں۔ یہ سوالات بورڈ پر بھی لکھے جا سکتے ہیں۔

سوال : کس کی عظمت کو سلام ہے؟
جواب : محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو۔
سوال : کس کا اونچا مقام ہے؟
جواب : محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا۔
سوال : کون نبیوں کے امام ہیں؟
جواب : محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔
سوال : ہمارے آقا کون ہیں؟
جواب : محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔
سوال : ہم سب کس کے غلام ہیں؟
جواب : محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے۔
سوال : ہمیں کس کی پیروی کرنی چاہیے؟
جواب : محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی۔
سوال : ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا مانیں گے تو کون خوش ہوگا؟
جواب : اللہ تعالیٰ خوش ہوگا۔

باب اوّل ایمانیات

سبق: ۱ کلمۂ طیبہ

مقاصد عام:

1. بچوں کو دین کی بنیادی معلومات فراہم کرنا۔
2. بچوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر حکم کو ماننے کا جذبہ پیدا کرنا۔

مقاصد خاص:

1. بچوں کو کلمہ طیبہ صحیح تلفظ کے ساتھ مع ترجمہ پڑھوانا اور یاد کروانا۔
2. بچوں کو روزانہ کلمہ طیبہ پڑھنے کا عادی بنانا۔

امدادی اشیا:

کتاب۔ بورڈ۔ مارکر۔ بڑا چارٹ جس پر کلمہ طیبہ خوش خط لکھا ہو۔

تعلیمی نتائج: Learning out come:

ان شاء اللہ تعالیٰ یہ سبق پڑھنے کے بعد بچے اس قابل ہو جائیں گے کہ کلمہ طیبہ ترجمے سمیت زبانی سنا سکیں گے۔

سابقہ معلومات کا جائزہ اور پچھلے سبق کی کارگزاری:

> ''سابقہ معلومات'' کے جانچنے سے بچوں میں سبق سے متعلق دل چسپی میں اضافہ ہوتا ہے۔
> ''کارگزاری'' سے پچھلے سبق کے بارے میں بچوں کی کارگزاری کا پتا چلتا ہے۔

سوال : ہم سب کون ہیں؟

جواب : ہم سب مسلمان ہیں۔

سوال : ہم سب کو کس نے پیدا کیا ہے؟

جواب : ہم سب کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔
سوال : ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا نام ہے؟
جواب : ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے۔

سبق کا تعارف:

"سبق کے تعارف" کے ذریعے سے بچے سبق کے عنوان کو سمجھ لیتے ہیں
اور بات اچھی طرح سمجھ لیتے ہیں۔

آج ہم ایسے کلمے کے بارے میں پڑھیں گے جس میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ساتھ ساتھ آتا ہے اور وہ کلمہ ہے:

" لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ "

معلم/معلمہ کلمہ طیبہ کو بورڈ پر لکھ دیں یا اگر کسی بڑے چارٹ پر خوش خط لکھا ہو تو وہ کلاس میں اونچی جگہ لگادیں۔

نئی معلومات:

نئی معلومات کا مقصد بچوں کو نیک اعمال کرنے کی عادت ڈالنا ہے۔

- جو مسلمان اس کلمے کو 100 مرتبہ پڑھے اس کا چہرہ قیامت کے دن چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوگا۔ (1)
- معلم/معلمہ بچوں سے پوچھیں کہ کون کون چاہتا ہے کہ اس کا چہرہ قیامت کے دن چودھویں کے چاند کی طرح چمکے۔ بچے کہیں گے کہ "ہم چاہتے ہیں" تو پھر کہیں کہ تو اس کلمے کو سو مرتبہ روزانہ پڑھیں۔
پھر پوچھیں کون کون پڑھے گا؟

عملی مشق:

- معلم/معلمہ پہلے خود کلمہ طیبہ پڑھیں۔

- اس کے بعد بچوں سے کہیں کہ وہ معلم/معلمہ کی آواز کے ساتھ آواز ملا کر کلمہ طیبہ پڑھیں۔ اچھی طرح مشق کروائیں۔
- معلم/معلمہ خود کلمہ طیبہ پڑھیں اور بچے معلم/معلمہ سے کلمہ طیبہ سن کر کلمہ طیبہ دہرائیں۔
- معلم/معلمہ ایک بچے کو بلائیں۔ بچہ کلمہ طیبہ پڑھے اور معلم/معلمہ اور تمام بچے کلمہ طیبہ سنیں۔ پہلے ذہین بچوں سے پڑھوائیں پھر درمیانے اور پھر کم زور بچوں سے پڑھوائیں تاکہ پوری کلاس اس عمل کو دہرائے اور سب کو کلمہ طیبہ اچھی طرح یاد ہو جائے۔
- ایک بچہ کلمہ طیبہ پڑھے اور سارے بچے کلمہ طیبہ دہرائیں۔ اس طرح بچوں میں خود اعتمادی پیدا ہوگی اور انھیں صحیح پڑھنا اور دوسرے کو پڑھوانا آجائے گا۔

اہم بات:

کلمے کو مختلف ٹکڑوں میں پڑھایا جائے تو چھوٹے بچے بآسانی پڑھ لیں گے اور یاد بھی کر لیں گے۔

لَآ اِلٰهَ   اِلَّا اللّٰهُ   مُحَمَّدٌ   رَّسُوْلُ اللّٰهِ

جب ٹکڑوں کی صورت میں طلبا/طالبات کو پڑھنا آجائے تو ملا کر پڑھنے کی مشق کرائی جائے۔

سبق کی ریڈنگ:

معلم/معلمہ بلند آواز سے سبق کی ریڈنگ کریں۔

ریڈنگ اس طرح ہو کہ سبق کے جملے بچوں کو ذہن نشین ہو جائیں۔

1. کلمہ طیبہ بچوں کو یاد ہو چکا ہے۔ اب سبق کے دوسرے جملے بچوں کو سمجھائے اور یاد کروائے جائیں۔
2. کلمہ طیبہ کا ترجمہ بھی کلمہ طیبہ کی طرح پانچ طریقوں سے یاد کروایا جائے جو پہلے گزر چکے ہیں۔
3. پورا سبق پڑھنے کے بعد معلم/معلمہ سبق سے متعلق سوالات بچوں سے پوچھیں:

سوال : کس کلمے کو کلمہ طیبہ کہتے ہیں؟

جواب : لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کو کلمہ طیبہ کہتے ہیں۔

سوال : ہمارا دین کیا ہے؟

جواب : ہمارا دین اسلام ہے۔

سوال : ہم سب کون ہیں؟

جواب : ہم سب مسلمان ہیں۔

سوال : ہر مسلمان کے لیے کیا ضروری ہے؟

جواب : کلمہ طیبہ کو زبان سے کہنا اور دل سے اس کی تصدیق کرنا۔

سوال : کلمہ طیبہ کا کیا مطلب ہے؟

جواب : کلمہ طیبہ کا مطلب یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی ہر بات مانیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے طریقوں پر عمل کریں۔

عملی مشق:

معلم/معلمہ چند چھوٹی پرچیوں میں کچھ سوالات لکھ لیں اور ان پرچیوں کو کسی ڈبے یا میز پر رکھ دیں۔ باری باری بچوں کو بلائیں، ایک بچہ ایک پرچی اٹھائے اور اس میں لکھے ہوئے سوال کا جواب دے:

- کلمہ طیبہ زبانی سنائیں؟
- کلمہ طیبہ کا ترجمہ سنائیں؟
- ہر مسلمان کے لیے کیا ضروری ہے؟
- ہمارا دین کیا ہے؟
- ہم سب کون ہیں؟
- کلمہ طیبہ کا کیا مطلب ہے؟

معلم/معلمہ سے گزارش ہے کہ درست جواب دینے کے لیے بچوں کی مدد فرمائیں۔ اگر کہیں جواب کا پہلا لفظ بتانے کی ضرورت محسوس ہو تو بتا دیں۔ بچے جب درست جواب دینا شروع کریں تو ماشاء اللہ، کہہ کر ان کی حوصلہ افزائی کریں، تاکہ وہ اعتماد کے ساتھ اپنا جواب مکمل کریں۔ درست جواب دینے پر ماشاء اللہ کہیں۔

کلاس ورک:

سبق کے آخر میں دی گئی مشقوں کو اہتمام سے حل کروایا جائے۔

پنسل ورک میں بچوں کی مدد کی جائے تاکہ ان کو صحیح طور پر لکھنا آئے۔

اگر ممکن ہو اور ضرورت محسوس ہو تو کتاب میں دی گئی پنسل پھیرنے کی مشق کی فوٹو کاپی کروا کر بچوں کو مزید مشق کے لیے دی جاسکتی ہے۔

گھر کا کام:

1. بچوں کو سبق کے آخر میں دی گئی وہ مشقیں جو کلاس میں نہیں کروائی گئیں وہ گھر سے کر کے لانے کو کہا جائے۔ البتہ حل کرنے کا طریقہ ضرور سمجھا دیں۔
2. بچوں سے کہیں کہ وہ گھر جا کر امی، ابو کو کلمہ طیبہ اس کا ترجمہ اور سبق سنائیں کہ آج ہم نے اسکول میں یہ سیکھا ہے۔
3. چھوٹے بہن بھائی کو کلمہ طیبہ یاد کروائیں۔

سوال ۱: خالی جگہیں پُر کریں۔

1. ہمارا دین اسلام ہے اور ہم سب ___مسلمان___ ہیں۔
2. ___کلمۂ طیبہ___ کو زبان سے کہنا اور دل سے اس کی تصدیق کرنا ہر مسلمان کے لیے بہت ضروری ہے۔
3. دوسروں کو بھی یہ کلمہ ___سکھانا___ چاہیے۔

سوال ۳: دائروں میں لکھے گئے حروف کو ان کے اوپر دیے گئے نمبروں کے مطابق صحیح ترتیب سے لکھ کر الفاظ بنائیں۔

① اسلام ② ضروری ③ زبان ④ روزانہ

سبق: ۲　　　کلمۂ شہادت

مقاصد عام:

❶ بچوں کو عقیدۂ توحید و رسالت سے روشناس کروانا۔

مقاصد خاص:

❶ بچوں کو کلمہ شہادت اور اس کا ترجمہ زبانی یاد کروانا۔

❷ توحید و رسالت کی اہمیت بچوں کے دلوں میں بٹھانا۔

❸ بچوں کو جنت کا شوق دلانا۔

❹ بچوں کو اس بات کا عادی بنانا کہ وہ کلمہ شہادت پڑھنے کا معمول بنائیں اور پڑھتے رہا کریں۔

سابقہ معلومات کا جائزہ:

❶ آج کلمہ طیبہ کون سنائے گا؟　　❷ کلمہ طیبہ کا ترجمہ کون سنائے گا؟

❸ گھر میں امی ابو کو کس نے کلمہ طیبہ سنایا۔ شاباش یہاں آگے آئیں اور بتائیں کیا سنایا؟

❹ کس نے چھوٹے بہن بھائی کو کلمہ طیبہ یاد کرایا یہاں آکر بتائیں؟

❺ کلمہ طیبہ پڑھنے کی فضیلت سنائیں۔

سبق کا تعارف:

آج ہم آپ کو ایک اور کلمے کے بارے میں بتائیں گے جس کے پڑھنے کی بھی بڑی فضیلت ہے۔

معلم/معلمہ بورڈ پر لکھ دیں: ''کلمہ شہادت''

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ　اِلَّا اللّٰهُ　وَحْدَهٗ　لَا شَرِيْكَ لَهٗ

وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا　عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

امدادی اشیا:

کتاب۔ بورڈ۔ چارٹ۔ مارکر وغیرہ۔

نئی معلومات:

کیا آپ کو ایک بڑے مزے کی بات بتاؤں! جس کو سن کر آپ خوش ہو جائیں!؟ تو سنیں:

جو مسلمان وضو کے بعد آسمان کی طرف نگاہ کر کے کلمہ شہادت پڑھتا ہے تو جنت کے آٹھوں دروازے اس کے لیے کھول دیے جاتے ہیں، وہ جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔ (۲)

ہے نا کتنے مزے کی بات! جو پابندی سے کلمہ شہادت پڑھے گا تو جنت میں جانا اس کے لیے آسان ہو جائے گا۔ تو سب پڑھیں گے ناں؟

سبق کا بنیادی تصور:

دین کی اہم ترین باتیں فضائل سنا کر بچوں کو یاد کروانا اور پڑھنے کا عادی بنانا۔

عملی مشق (۱):

ہم کلمہ شہادت دہرائیں گے۔

معلم/معلمہ سبق کو ٹکڑوں میں پڑھائیں:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ	اِلَّا اللّٰهُ	وَحْدَهٗ	لَا شَرِيْكَ لَهٗ
وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا	عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ		

معلم/معلمہ پہلے پانچ یا چھ مرتبہ پڑھیں، بچے سنیں۔

معلم/معلمہ خود پڑھیں اور بچوں سے کہیں کہ وہ ساتھ ساتھ دہرائیں۔

کلاس کے ذہین بچوں کو ابتدا میں بلائیں کہ وہ پڑھیں بچے اور معلم/معلمہ سنیں۔

اب بچہ/بچی پڑھے دوسرے بچے دہرائیں اور معلم/معلمہ سنیں۔

عملی مشق (۲):

اب معلم/معلمہ پورا سبق پڑھ کر بچوں کو سنائیں۔

تمام جملوں کو اسی طرح دہرائیں جس طرح کلمہ شہادت دہرایا تھا۔

(الف) معلم/معلمہ پڑھے بچے سنیں۔ (ب) معلم/معلمہ پڑھے بچے دہرائیں۔

(ج) ایک بچہ پڑھے سب سنیں۔ (د) ایک بچہ پڑھے سب دہرائیں۔

عملی مشق (۳):

ایک Flow Chart بنائیں، اس پر نمبر وار لکھیں:

1. اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔
2. محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)۔
3. کلمہ شہادت۔
4. دو باتوں کی گواہی۔
5. اللہ تعالیٰ کو ایک ماننا۔
6. حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔
7. اخلاص کے ساتھ اس بات کی گواہی۔

یہ Flow Chart یا تو کسی بڑے موٹے کاغذ پر بنائیں یا صرف بورڈ پر لکھ دیں۔

اب معلم/معلمہ نمبر (۱) پر جو جملہ کتاب میں ہے اسے نمبر (۱) کی مدد سے پڑھیں۔ مثلاً:

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں'' اب معلم/معلمہ پڑھیں ''میں گواہی دیتا ہوں کہ'' یہ حصہ خود پڑھیں، پھر بچوں سے کہلوائیں اسی طرح کم از کم تین مرتبہ کہیں۔

پھر دوسرا حصہ دہرائیں ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں'' اسے بھی اسی طرح پڑھوائیں۔

پھر تیسرا حصہ دہرائیں ''وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں''

یہاں تک نمبر (۱) کی مدد سے زبانی دہرائی ہوئی۔ اس کے بعد نمبر (۲) کے ذریعے اسی طرح آخر تک دہرائی کروائیں۔ اگر ضرورت ہو تو معلم/معلمہ کتاب کھول لیں، البتہ اگر زبانی مشق کروائیں تو اس سے بچوں کو جلد یاد ہو جائے گا۔

عملی مشق (۴):

معلم/معلمہ بچوں کو سمجھائیں کہ میں بورڈ پر لکھے ہوئے جملے کہوں گا آپ ان کو مکمل کریں گے۔ آپ کو صرف دو یا تین الفاظ بتانے ہیں جس سے جملہ مکمل ہوجائے۔

اب مندرجہ ذیل جملوں کو پڑھیں اور جن الفاظ کے نیچے لائن ہے ان کو چھوڑ دیں۔ بچے اجتماعی طور پر جواب دیں گے:

- اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
- میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔
- اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔
- کلمہ شہادت میں ہم دو باتوں کی گواہی دیتے ہیں۔ وہ دو باتیں کیا ہیں؟ توحید و رسالت۔
- توحید کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ایک ماننا۔
- توحید کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا۔
- رسالت کا مطلب ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کا رسول ماننا۔
- جو شخص اخلاص کے ساتھ اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، وہ جنت میں داخل ہوگا۔

عملی مشق (۵):

بچوں سے کہیں کہ وہ سبق کے آخر میں دی گئی خوش خط لکھنے کی مشق کلاس میں کریں۔

معلم/معلمہ بچوں کو صحیح طرح پنسل پھیرنے کا طریقہ بتلائیں اور نگرانی کریں کہ بچے مشق اچھی طرح حل کریں۔

عملی مشق (۶):

معلم/معلمہ مختلف پرچیوں پر سوالات لکھ کر ایک ڈبے میں ڈال دیں۔ اب بچوں سے کہیں کہ وہ باری

باری ایک پرچی نکالیں، لکھا ہوا سوال زور سے پڑھیں پھر اس سوال کا جواب دیں۔

سوال : کلمہ شہادت کا پہلا حصہ سنائیں۔

جواب : اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

سوال : کلمہ شہادت کا دوسرا حصہ سنائیں۔

جواب : وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

سوال : کلمہ شہادت کے پہلے حصے کا ترجمہ سنائیں۔

جواب : میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔

سوال : کلمہ شہادت کے دوسرے حصے کا ترجمہ سنائیں۔

جواب : اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

سوال : کلمہ شہادت میں ہم کن دو باتوں کی گواہی دیتے ہیں؟

جواب : (۱) توحید (۲) رسالت۔

سوال : توحید کا مطلب کیا ہے؟

جواب : توحید کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا۔

سوال : رسالت کا مطلب کیا ہے؟

جواب : رسالت کا مطلب ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کا رسول ماننا۔

سوال : کون جنت میں داخل ہوگا؟

جواب : جو شخص اخلاص کے ساتھ اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، وہ جنت میں داخل ہوگا۔

- معلم/معلمہ صحیح جواب دینے میں بچوں کی مدد کریں۔ کبھی شروع کے الفاظ بتا دیں، کبھی درمیانی لفظ بتا دیں، جہاں اٹکنے لگیں اگلا لفظ بتا دیں۔ بچے جیسے ہی بولنے کے لیے منہ کھولیں یا ایک دو لفظ کہہ دیں معلم/معلمہ ماشاء اللہ، شاباش کہہ کر ان کی حوصلہ افزائی شروع کر دیں۔ اس طرح ان شاء اللہ تعالیٰ بچوں کی جھجک بھی دور ہوگی اور وہ آسانی سے جوب دے دیں گے۔

اگر بچے غلط کریں تو ٹوکیں نہیں بلکہ جو لفظ غلط بولا ہے، اس سے پہلے والا لفظ اور وہ لفظ معلم/معلمہ

خود بتادیں۔اس طرح آسانی سے تصحیح ہوجائے گی۔

- عملی مشق نمبر(۱) کے دوران جب بچے سبق پڑھ رہے ہوں تو معلم/معلمہ غور سے سنیں اور بچے جو لفظ غلط پڑھیں وہ بورڈ پر لکھ دیں اوران الفاظ پر اعراب بھی لگادیں۔ جب بچے سبق پڑھ لیں تو وہ الفاظ خود پڑھ کر سنائیں اور بچوں سے اجتماعی طور پر پڑھوائیں تاکہ ان کا تلفظ درست ہوجائے۔

اسی دوران مشکل الفاظ اوران کا مطلب بورڈ پر لکھ دیں۔اگر ممکن ہو تو ان الفاظ کا مطلب مزید واضح کریں۔

الفاظ	معانی	جملے
معبود	جس کی عبادت کی جائے۔	اللہ تعالیٰ ہمارا معبود ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا ہمارا کوئی معبود نہیں۔
شریک	ساتھی۔	اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں ہے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرنا چاہیے۔
گواہی	شہادت دینا۔ دل سے ماننا اور زبان سے کہنا	ہر مسلمان گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

کلاس ورک:

سبق کے آخر میں دی گئی مشق بچوں کو کلاس میں سمجھادیں۔اپنی صوابدید پر کلاس میں مکمل کروادیں یا گھر کے کام کے طور پر دیں۔

گھر کا کام:

1. سبق کے آخر میں دی گئی ایک یا دو مشقیں گھر کے کام کے طور پر دیں۔
2. بچوں سے کہیں کہ گھر جا کر امی ابو کو کلمۂ شہادت اوراس کی فضیلت سنائیں۔
3. چھوٹے بہن بھائیوں کو کلمۂ شہادت یاد کروائیں۔

مشق

سوال ۱: کلمہ شہادت میں ہم کن دو باتوں کی گواہی دیتے ہیں؟

جواب: ❶ توحید ❷ رسالت

سوال ۲: توحید کا کیا مطلب ہے؟

جواب: توحید کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کو ایک ماننا اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا۔

سوال ۳: رسالت کا کیا مطلب ہے؟

جواب: رسالت کا مطلب ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کا رسول ماننا۔

سوال ۴: حصہ "الف" کو حصہ "ب" کے ساتھ ملا کر جملہ مکمل کریں۔

الف	ب
کلمۂ شہادت	اللہ تعالیٰ کو ایک ماننا اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا۔
توحید	حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا بندہ اور رسول ماننا۔
رسالت	میں دو باتوں کی گواہی۔

سبق: ۳ اللہ تعالیٰ

مقاصد عام:

❶ بچوں کو دین کی بنیادی معلومات فراہم کرنا۔

مقاصد خاص:

❶ بچوں کو اللہ تعالیٰ کا تعارف کروانا۔
❷ بچوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کے ہر چیز پر قادر ہونے کا یقین راسخ کرنا۔
❸ بچوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کرنا۔
❹ بچوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا جذبہ پیدا کرنا۔

سابقہ معلومات کا جائزہ:

- کلمہ شہادت کون سنائے گا؟
- کلمہ شہادت کا ترجمہ کون سنائے گا؟
- جنت میں کون جائے گا؟

ذہنی آمادگی:

- ہمیں پیاس لگتی ہے تو ہم کیا کرتے ہیں؟
- ہمیں بھوک لگتی ہے تو ہم کیا کرتے ہیں؟
- ہمیں کھانا کون پکا کر دیتا ہے؟
- ہمارے لیے بازار سے سامان کون لے کر آتا ہے؟
- ہمیں کھانے پینے کی چیزیں اور ابو امی کس نے دیے ہیں؟

سبق کا تعارف:

آج ہم اللہ تعالیٰ کے بارے میں سبق پڑھیں گے۔
معلم/معلمہ بورڈ پر خوش خط لکھ دیں: اللہ تعالیٰ۔

نئی معلومات:

ہمارا گھر کئی لوگوں نے مل کر بنایا ہے۔ مزدور سامان لائے۔ مستری نے دیوار بنائی ہے۔ بڑھئی نے کھڑکیاں اور دروازے بنائے ہیں۔ لوہار نے گرل بنائی ہے۔ یہ دنیا کتنی بڑی ہے۔ اس میں کتنا بڑا سورج ہے، چاند ہے اور زمین ہے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی کی مدد کے اکیلے بنایا ہے۔

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں کو اللہ تعالیٰ کی قدرت اور بڑائی سے متاثر کروانا۔

عملی مشق (۱):

معلم/معلمہ سبق زبانی پڑھ کر سنائیں۔ پڑھنے کی رفتار درمیانی اور آواز ایسی ہو کہ پیچھے بیٹھنے والے بچے بھی آسانی سے سن سکیں۔

عملی مشق (۲):

ایک Flow Chart بنائیں۔ کسی چارٹ پر یا بورڈ پر لکھ دیں:

(۱) ایک (۲) شریک

(۳) بڑے (۴) طاقت

(۵) ساری دنیا (۶) سورج، چاند، ستارے

(۷) محبت (۸) مان کر

(۹) حکم

معلم/معلمہ بچوں کو چارٹ کی طرف متوجہ رکھیں اور ایک ایک لفظ پڑھتے جائیں اور اس سے متعلق جملہ دہراتے جائیں اور بچوں سے بھی پڑھواتے جائیں۔ جملہ بھی سمجھاتے جائیں۔

- اللہ تعالیٰ ایک ہے۔ اللہ تعالیٰ اکیلا ہے۔

۲. اللہ تعالی کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اکیلا اللہ تعالی سب چیزوں کا مالک ہے۔
۳. اللہ تعالیٰ سب سے بڑے ہیں۔ باقی سب چھوٹے ہیں۔
۴. اللہ تعالی سب سے زیادہ طاقت والے ہیں۔ باقی سب کمزور ہیں۔
۵. ہمیں، ہمارے ماں باپ، بہن بھائیوں اور ساری دنیا کو اللہ تعالی نے پیدا کیا ہے۔ کوئی چیز بھی خود بخود پیدا نہیں ہوئی۔ اگر اللہ تعالی پیدا نہ کریں تو کوئی چیز بھی پیدا نہیں ہو سکتی۔
۶. زمین، آسمان، سورج، چاند اور ستارے سب اللہ تعالی نے پیدا کیے ہیں۔ سمندر، دریا اور سارے پہاڑ بھی اللہ تعالی نے پیدا کیے ہیں۔

اب بچوں سے یہ سوالات بھی کر سکتے ہیں:

- سارے درختوں کو کس نے پیدا کیا ہے؟ اللہ تعالی نے
- سارے جانوروں کو کس نے پیدا کیا ہے؟ اللہ تعالی نے
- ہوا کو کس نے پیدا کیا ہے؟ اللہ تعالی نے

بار بار بچوں سے کہلوائیں تا کہ یہ بات بچوں کے دلوں میں بیٹھ جائے کہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

۷. اللہ تعالیٰ ہم سے بہت محبت کرتا ہے۔ دنیا کی ساری چیزیں اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے پیدا کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں کھلاتا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں پلاتا ہے۔ ہمیں پہننے کو کپڑے بھی اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں پھل کھلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سبزیاں کھلاتا ہے۔

اب بچوں سے پوچھیں:

- ہمیں کھانا کون کھلاتا ہے؟ اللہ تعالیٰ
- ہمیں پانی کون پلاتا ہے؟ اللہ تعالیٰ
- ہمیں پہننے کو کپڑے کون دیتا ہے؟ اللہ تعالیٰ
- ہمیں پھل کون کھلاتا ہے؟ اللہ تعالیٰ

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا خوب تذکرہ کریں تا کہ ہمارے دلوں میں بھی اور بچوں کے دلوں میں بھی اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہو جائے۔

۸ جب ہم اللہ تعالیٰ کی باتوں کو مان کر زندگی گزاریں گے تو اللہ تعالیٰ ہم سے خوش ہو جائے گا۔

- اس لیے ہم ہمیشہ سچ بولیں گے۔
- امی ابو کا ادب کریں گے۔
- ان کا کہنا مانیں گے۔
- بڑوں کا ادب کریں گے۔
- کبھی جھوٹ نہیں بولیں گے۔
- سب کے ساتھ پیار اور محبت سے رہیں گے۔
- بہن بھائیوں سے، کلاس کے بچوں سے نہیں لڑیں گے۔
- جب ہم اچھے کام کریں گے اور برے کاموں سے بچیں گے تو اللہ تعالیٰ ہم سے خوش ہو جائے گا۔

۹ ہمیں اللہ تعالیٰ سے محبت کرنی چاہیے اور اللہ تعالیٰ کا ہر حکم ماننا چاہیے۔

ہمیں ساری نعمتیں کس نے دی ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے۔

اس لیے ہمیں اللہ تعالیٰ سے محبت کرنی چاہیے اور اللہ تعالیٰ کی ہر بات ماننی چاہیے۔

عملی مشق (۳):

بورڈ کے بیچ میں "اللہ تعالیٰ" خوش خط لکھ دیں۔ اب بچوں کو سمجھا دیں کہ میں آپ سے سوالات کروں گا/کروں گی اور ہر سوال کے جواب میں آپ سب کو ایک آواز میں اللہ تعالیٰ کہنا ہے:

- سب سے بڑا کون ہے؟ اللہ تعالیٰ
- سب سے زیادہ طاقت والا کون ہے؟ اللہ تعالیٰ
- ہم سب کو کون کھلاتا ہے؟ اللہ تعالیٰ
- ہم سب کو کون پلاتا ہے؟ اللہ تعالیٰ
- ہمیں پہننے کو کپڑے کون دیتا ہے؟ اللہ تعالیٰ

عملی مشق (۴):

اب بورڈ پر لکھ دیں: ''اللہ تعالیٰ نے''

اب پھر بچوں کو سمجھا دیں کہ میں جو سوال کروں اس کے جواب میں کہیں ''اللہ تعالیٰ نے''۔

- ہمیں کس نے پیدا کیا ہے؟ — اللہ تعالیٰ نے
- ہمارے امی ابو کو کس نے پیدا کیا ہے؟ — اللہ تعالیٰ نے
- ساری دنیا کو کس نے پیدا کیا ہے؟ — اللہ تعالیٰ نے
- زمین اور آسمان کو کس نے پیدا کیا ہے؟ — اللہ تعالیٰ نے

عملی مشق (۵):

مندرجہ ذیل الفاظ بورڈ پر لکھیں اور بچوں کو ان کے متضاد الفاظ سکھائیں پھر اللہ تعالیٰ کی عظمت سمجھائیں:

الفاظ	متضاد/ الٹ
بڑے: اللہ تعالیٰ بڑے ہیں باقی سب چھوٹے ہیں۔	چھوٹے
طاقت ور: اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ طاقت والے ہیں۔	کم زور
محبت: اللہ تعالیٰ ہم سے محبت کرتے ہیں اور نفرت نہیں کرتے۔	نفرت
خوش: اگر ہم اللہ تعالیٰ کا حکم مانیں گے تو اللہ تعالیٰ ہم سے خوش ہوں گے اور ناراض نہیں ہوں گے۔	ناراض

گھر کا کام:

مشق کے آخر میں دیا گیا کام بچوں کو گھر سے کر کے لانے کے لیے دیں۔

مشق

سوال ا: نیچے دیے ہوئے الفاظ سے خالی جگہیں پُر کیجیے۔

اللہ تعالیٰ	محبت	پیدا	حکم	شریک

1. اللہ تعالیٰ سب سے بڑے ہیں۔
2. اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں ہے۔
3. زمین، آسمان، سورج، چاند، ستارے سب اللہ تعالیٰ نے پیدا کیے ہیں۔
4. اللہ تعالیٰ ہم سب سے بہت محبت کرتے ہیں۔
5. ہمیں بھی اللہ تعالیٰ سے محبت کرنی چاہیے اور اللہ تعالیٰ کا ہر حکم ماننا چاہیے۔

سبق: ۴ اسمائے حسنیٰ

مقاصد عام:

❶ بچوں میں عقیدۂ توحید راسخ کرنا۔ ❷ بچوں کو دین کی بنیادی معلومات فراہم کرنا۔

مقاصد خاص:

❶ بچوں کو اللہ تعالیٰ کے صفاتی ناموں کا تعارف کرانا۔
❷ بچے صرف اللہ تعالیٰ کو حاجت روا مشکل کشا سمجھیں۔
❸ اپنی حاجات اور ضروریات کے لیے صرف اللہ تعالیٰ سے مانگنا سکھانا۔
❹ بچوں کو اسمائے حسنیٰ زبانی یاد کروانا۔

امدادی اشیا:

کتاب۔ بورڈ۔ مارکر۔ چارٹس۔ موبائل فون میں خوب صورت آواز میں ریکارڈ اسمائے حسنیٰ۔

سابقہ معلومات کا جائزہ:

- کلمہ طیبہ کون سنائے گا؟
- شاباش! اب کلمہ شہادت سنائیں؟
- سب سے زیادہ طاقت والے کون ہیں؟
- سب کو کس نے پیدا کیا ہے؟

ذہنی آمادگی:

- ہم دعا کس سے مانگتے ہیں؟
- دینے والا کون ہے؟
- ہماری دعائیں کون قبول کرتا ہے؟

سبق کا تعارف:

آج ہم اللہ تعالیٰ کے پیارے پیارے ناموں کے بارے میں پڑھیں گے۔
معلم/معلمہ بورڈ پر خوش خط اسمائے حسنیٰ لکھ دیں۔

نئی معلومات:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمھارے پروردگار میں بہت زیادہ حیا اور کرم کی صفت ہے، جب بندہ اس کے آگے مانگنے کے لیے ہاتھ پھیلاتا ہے تو اس کو شرم آتی ہے کہ ان کو خالی واپس کردے۔ کچھ نہ کچھ عطا فرمانے کا فیصلہ ضرور فرماتا ہے۔ (۳)

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں کو اسمائے حسنیٰ زبانی یاد کروانا۔ روزانہ پڑھنے کا عادی بنانا اور مختلف مسائل کے حل کے لیے اسمائے حسنیٰ کا واسطہ دے کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے کا عادی بنانا۔

عملی مشق (۱):

معلم/معلمہ پہلے خود بچوں کو پڑھ کر سنائیں۔ ساتھ ساتھ مختلف انداز سے دہرائی کرواتے رہیں۔

- اسمائے حسنیٰ: اللہ تعالیٰ کے ناموں کو ''اسمائے حسنیٰ'' کہتے ہیں۔

معلم/معلمہ خود پڑھیں پھر بچوں سے پڑھوائیں، پھر پوچھیں: اسمائے حسنیٰ کسے کہتے ہیں؟
اسی طرح کئی مرتبہ پوچھیں، اس طرح یہ جملہ بچوں کو ذہن نشین ہو جائے گا۔

- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جس نے ان کو یاد کیا، وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

اس لیے ہم سب کو یہ نام زبانی یاد کرنے چاہییں۔

معلم/معلمہ ان جملوں کو کئی مرتبہ دہرائیں۔ پھر بچوں سے اجتماعی طور پر کہلوائیں۔ پھر ایک بچے کو بلائیں، وہ سنائے اور سب سنیں، پھر وہ بچہ پڑھے اور دوسرے بھی پڑھیں اور معلم/معلم سنیں۔

اب مندرجہ ذیل سوالات کریں:

- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا؟
- اللہ تعالیٰ کے کتنے نام ہیں؟
- جس نے ان کو یاد کیا وہ کہاں داخل ہوگا؟
- ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

ان سوالات کو بھی کئی مرتبہ انفرادی اور اجتماعی طور پر پوچھیں۔ آخر میں چاہیں تو بورڈ پر جوابات لکھ دیں، تاکہ بچے پڑھ بھی لیں۔

جوابات:

- اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، جس نے ان کو یاد کیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔
- اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں۔
- جس نے ان کو یاد کیا، وہ جنت میں داخل ہوگا۔
- اس لیے ہم سب کو یہ نام زبانی یاد کرنے چاہییں۔

اس مشق سے بچوں کو سوالات کے جوابات دینا آئیں گے اور آگے چل کر وہ خود ہی تلاش کر کے جوابات دے دیا کریں گے۔

عملی مشق (۲):

یہ سبق کا بہت ہی اہم حصہ ہے اسے اہتمام سے بچوں کو سمجھانا، یاد کرانا اور ان کو اس کے پڑھنے کا عادی بنانا۔

معلم/معلمہ خصوصیت سے دعا مانگ کر یہ حصہ پڑھائیں کہ "یا اللہ تو مجھے بھی اور بچوں کو بھی یہ نام یاد کروا دے اور انھیں پابندی سے پڑھنے والا بنا دے۔"

یاد رکھیے، بچوں کو دعا مانگنے کا وہی عادی بنا سکتا ہے جو خود بھی دعا مانگنے کا عادی ہو، لہٰذا ہم بھی دعا مانگنے کی عادت ڈالیں۔

معلم/معلمہ خوش الحانی سے پڑھیں:

"هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ"

اس کو دو حصوں میں پڑھیں:

"هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ"

- اس کو بار بار پڑھیں۔

- پھر بچوں سے اجتماعی طور پر پڑھوائیں۔
- پھر اچھی استعداد والے بچوں سے پڑھوائیں۔
- پھر درمیانی استعداد والوں سے پڑھوائیں۔
- پھر کم زور استعداد والے بچوں سے پڑھوائیں۔

عملی مشق (۳):

اب اللہ تعالیٰ کے ناموں کو ایک ایک کر کے الگ الگ پڑھوائیں۔

پہلے معلم/معلمہ پڑھیں تمام بچے سنیں۔ ہر نام کو الگ الگ پڑھیں۔ اَلرَّحْمٰنُ، نون پر پیش پڑھیں۔

اسی طرح تمام نام خود پڑھیں پھر بچوں سے پڑھوائیں۔

عملی مشق (۴):

اب تمام نام ترجمہ کے ساتھ پڑھوائیں۔ نام پڑھیں اور ساتھ ساتھ ترجمہ بھی پڑھیں۔

- پہلے معلم/معلمہ پڑھ کر بچوں کو سنائیں۔
- پھر معلم/معلمہ پڑھیں اور تمام بچے دہرائیں۔
- پھر چند بچے باری باری پڑھیں اور سب سنیں۔
- پھر چند بچے باری باری پڑھیں اور دوسرے بچے دہرائیں۔

عملی مشق (۵):

اب معلم/معلمہ اللہ تعالیٰ کے ناموں کو اگر موبائل فون یا چھوٹے ٹیپ ریکارڈر میں محفوظ کر کے سنا سکتے ہوں تو سنائیں۔ پورے ۹۹ اسمائے حسنیٰ ایک ساتھ سنا دیں تاکہ بچوں کے سامنے تمام اسمائے حسنیٰ اور ان کو ملا کر پڑھنے کا طریقہ بھی آجائے۔

عملی مشق (۶):

اب معلم/معلمہ شروع سے آخر تک بچوں کو اسمائے حسنیٰ ملا کر پڑھ کر سنائیں:

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ
الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ

اسمائے حسنیٰ ملا کر پڑھنے کا طریقہ:

جب اسمائے حسنیٰ ملا کر پڑھنے ہوں تو "هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ" آخر تک مسلسل پڑھتے چلے جائیں۔ ہر اسم کے آخر میں پیش پڑھیں اور دوسرے اسم سے ملا دیں۔ اگر کسی نام پر سانس لینے کے لیے رکیں تو اس پر وقف کر دیں اور اسے ساکن پڑھیں۔ اب دوسرا نام "اَلْ" سے شروع کریں جیسے: اَلْعَزِیْزُ۔

اگر اللہ تعالیٰ سے کسی نام کا واسطہ دے کر دعا مانگنی ہو تو شروع میں "یا" کا اضافہ کریں مثلاً: یَا اَللّٰهُ، یَا رَحْمٰنُ، یَا رَحِیْمُ

معلم/معلمہ پہلے خود اچھی طرح پڑھ کر بچوں کو بار بار سنائیں تاکہ بچوں کو اچھی طرح سمجھ میں آجائے۔

اب معلم/معلمہ پڑھیں اور بچے دہرائیں۔

اس دوران کلاس میں چکر لگاتے رہیں تاکہ سب بچوں پر نظر رہے۔

سوال ۱: اسمائے حسنیٰ کو ان کے معنی کے ساتھ لکیر کے ذریعہ ملائیں۔

اسمائے حسنیٰ	معانی
اَلرَّحْمٰنُ	حقیقی بادشاہ
اَلْمَلِكُ	نگہبانی کرنے والا
اَلْمُؤْمِنُ	سب پر مہربان
اَلْمُهَیْمِنُ	امن دینے والا

سبق: ۵ اسمائے حسنیٰ

مقاصد خاص:

1. اللہ تعالیٰ کی وہ تمام صفات جس کا سبق میں تذکرہ ہے بچوں میں اس کا یقین پیدا کرنا۔
2. بچوں کو اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات سے متاثر کرنا۔
3. بچوں کو یہ بات سمجھانا کہ اللہ تعالیٰ بڑی اچھی صفات کے مالک ہیں اور وہی بندوں کے کام بنانے والے ہیں۔

طریقہ تدریس:

اسمائے حسنیٰ کے پچھلے سبق کی طرح اس سبق کو بھی پڑھایا جائے۔ ذیل میں دیے گئے اسمائے حسنیٰ کو پڑھاتے ہوئے بچوں کا ذہن بناتے رہیں:

1. اَلْخَالِقُ [پیدا کرنے والا]

یہ بات بچوں کو مثال سے سمجھائیں کہ سب کچھ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ پیدا نہ کرتے تو کچھ نہ ہوتا۔

2. اَلْبَارِئُ [ٹھیک ٹھیک بنانے والا]

بچوں کو یہ بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان کو کیسا خوب صورت بنایا ہے۔ اسی طرح پھولوں کو، پھلوں کو، پرندوں وغیرہ کو۔

3. اَلْمُتَکَبِّرُ [بہت بڑائی والا]

بچوں کو یہ بات سمجھائیں کہ دنیا میں ہر بڑے سے چھوٹا اور چھوٹے سے بڑا کوئی نہ کوئی ہے، مگر اللہ تعالیٰ ایسا بڑا ہے جس سے بڑا کوئی نہیں ہے بل کہ سب اس کے سامنے چھوٹے ہیں۔

4. اَلْغَفَّارُ [گناہوں کو ہر وقت، بہت بخشنے والا]

بچوں کو سمجھائیں کہ ہم ہر وقت غلطیاں کرتے ہیں، مگر اللہ تعالیٰ ہمیں سزا نہیں دیتے اور معاف کرتے رہتے ہیں۔

5. اَلْجَبَّارُ [خرابی درست کرنے والا]

بچوں کو سمجھائیں کہ جب اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی جاتی ہے اور اس کو پکارا جاتا ہے تو وہ ٹوٹے دلوں کو جوڑ دیتا ہے، ٹوٹی ہڈیوں کو جوڑ دیتا ہے۔ پریشانیوں کو دور کر دیتا ہے۔

٦ اَلْمُصَوِّرُ [صورت بنانے والا]

اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے اور ہر چیز کی شکل وصورت بھی اللہ تعالیٰ نے بنائی ہے۔ ہر انسان کی شکل مختلف ہے۔ ایک پھول دوسرے پھول سے، ایک پھل دوسرے پھل سے الگ ہے۔ جانوروں کی شکلیں مختلف ہیں۔

٧ اَلْقَهَّارُ [بہت غلبے والا]

بچوں کو سمجھائیں کہ جس طرح صرف اللہ تعالیٰ سب کو پیدا کرنے والا ہے، اسی طرح وہی سب کو اپنی مرضی سے استعمال کرتا ہے۔ سورج، چاند سب اس کی مرضی کے مطابق چل رہے ہیں۔ موسم اسی کی قدرت سے بدلتے ہیں۔

امدادی اشیا:

کتاب، بورڈ، مارکر، ٹیپ ریکارڈر، چارٹ جس پر اسمائے حسنیٰ خوش خط لکھے ہوں۔

گھر کا کام:

بچوں سے کہیں کہ ایک چارٹ پر خوش خط اسمائے حسنیٰ اور ان کا ترجمہ گھر سے لکھ کر لائیں۔ جب بچے چارٹ لائیں تو اسے کلاس میں نمایاں جگہ آویزاں کریں۔

سوال ۱: اسمائے حسنیٰ کا ترجمہ لکھیں۔

١ اَلْخَالِقُ	پیدا کرنے والا
٢ اَلْمُصَوِّرُ	صورت بنانے والا
٣ اَلْبَارِئُ	ٹھیک ٹھیک بنانے والا

سبق:٦ فرشتے

مقاصد عام:

❶ بچوں کو دینِ اسلام کی بنیادی باتیں سکھانا۔ ❷ اللہ تعالیٰ کے غیبی نظام سے بچوں کو روشناس کروانا۔

مقاصد خاص:

❶ بچوں کے دل میں اللہ تعالیٰ کی طاقت وقوت کا یقین بٹھانا۔
❷ فرشتوں کے بارے میں بچوں کو صحیح معلومات فراہم کرنا۔
❸ چار مشہور فرشتوں کے نام اور کام بچوں کو بتلانا۔
❹ بچوں کو یہ بات سمجھانا کہ اس کائنات میں جو کچھ ہو رہا ہے، وہ صرف اللہ تعالیٰ کے چاہنے اور ارادے سے ہو رہا ہے۔ اور اس میں اللہ تعالیٰ فرشتوں کے محتاج نہیں۔

امدادی اشیا:

کتاب۔ مارکر۔ بورڈ۔ بارش، کھیت، بادل وغیرہ کی تصاویر۔

تعلیمی نتائج: Learning Outcome:

یہ سبق پڑھنے کے بعد طلبا اس قابل ہو جائیں گے کہ فرشتوں کے بارے میں بتا سکیں۔ فرشتوں کے کام بتا سکیں اور چار بڑے فرشتوں کے نام بتا سکیں۔ چند مخصوص الفاظ کے واحد اور جمع بتا سکیں۔

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں کو یہ بات سمجھائیں کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے ایک مخلوق فرشتے بھی ہیں جو ہمیں نظر تو نہیں آتے، مگر ان پر ایمان لانا ضروری ہے۔

ذہنی آمادگی:

❶ اللہ تعالیٰ کی کون سی مخلوق ہمیں نظر نہیں آتی؟ ❷ انسان کی روح قبض کرنے کون آتا ہے؟

اعلانِ سبق:

آج ہم جو سبق پڑھیں گے اس کا نام ہے فرشتے۔

معلم/معلمہ بورڈ پر خوش خط لکھ دیں "فرشتے"۔

طریقہ تدریس:

١ پچھلے اسباق کی طرح اس سبق کو بھی پڑھائیں۔
٢ مختلف جملوں کی اچھی طرح وضاحت کریں اور ان کے معنی سمجھائیں۔
٣ مختلف الفاظ کی واحد اور جمع بورڈ پر لکھ کر سمجھائیں:

واحد	جمع	واحد	جمع
مخلوق	مخلوقات	فرشتہ	فرشتے
انسان	انسانوں	حکم	احکام

نئی معلومات:

فرشتے ہر وقت اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہتے ہیں اور کبھی بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے۔ [۴]

عملی مشق:

گزشتہ اسباق کی طرح سبق کی ریڈنگ کروائیں اور بچوں کو بارش، کھیت اور بادل کی تصاویر دکھا کر بتائیں کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے کچھ فرشتے بارش کے انتظام کے لیے مقرر ہیں اور کچھ فرشتے بندوں کو روزی پہنچانے کے لیے مقرر ہیں۔

گھر کا کام:

١ سبق کے آخر میں دی گئی مشق گھر سے حل کر کے لانے کے لیے دیں۔
٢ اپنے امی ابو کو بتائیں کہ آج ہم نے فرشتوں کے بارے میں پڑھا ہے۔

خود احتسابی: **Reflection:**

مشق

سوال ۱: نیچے دیے گئے خانوں میں جو جملے صحیح ہوں، ان خانوں میں سبز رنگ اور جو جملے غلط ہوں ان میں سرخ رنگ بھریئے۔

۱	فرشتے بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں۔
۲	کچھ فرشتے بے جان مخلوق کو روزی پہنچاتے ہیں۔
۳	فرشتوں کی صحیح تعداد صرف اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے۔

سوال ۲: آپ اس جملے کو دو مرتبہ لکھیں۔

تمام فرشتے اللہ تعالیٰ کے احکام مانتے ہیں۔

تمام فرشتے اللہ تعالیٰ کے احکام مانتے ہیں۔

تمام فرشتے اللہ تعالیٰ کے احکام مانتے ہیں۔

سوال ۳: چار بڑے فرشتوں کے نام خوش خط لکھیے۔

۱ حضرت جبرائیل علیہ السلام
۲ حضرت میکائیل علیہ السلام
۳ حضرت اسرافیل علیہ السلام
۴ حضرت عزرائیل علیہ السلام

سبق: ۷ آسمانی کتابیں

مقاصد عام:

بچوں کو دین کی بنیادی معلومات فراہم کرنا۔

مقاصد خاص:

1. اللہ تعالیٰ کی نازل کی ہوئی کتابوں سے بچوں کو روشناس کروانا۔
2. کتابوں کے ناموں سے اور جن نبیوں پر وہ کتابیں نازل ہوئیں ان کے نام بچوں کو زبانی یاد کروانا۔
3. قرآن پاک کی اہمیت اور عظمت بچوں کے دلوں میں بٹھانا۔
4. بچوں میں حفظِ قرآن کریم کا شوق پیدا کرنا۔

امدادی اشیا:

قرآن پاک، کتاب، بورڈ، مارکر۔

تعلیمی نتائج: Learning Outcome:

ان شاء اللہ تعالیٰ یہ سبق پڑھنے کے بعد بچے اس قابل ہو جائیں گے کہ کتابوں کے نام اور جن نبیوں پر وہ کتابیں نازل ہوئیں ہیں ان کے نام بتا سکیں۔

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں کو غیب پر ایمان لانا سکھانا، یہ بات ان کے ذہنوں میں بٹھانا کہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی نازل کی ہوئی کتاب ہے۔

ذہنی آمادگی:

1. ہم سب کون ہیں؟
2. ہم سب کو کس نے پیدا کیا ہے؟

۳ اللہ تعالیٰ کی کتاب کا کیا نام ہے؟

اعلان سبق:

آج جو سبق ہم پڑھیں گے اس کا نام ہے''آسمانی کتابیں''، معلم/معلمہ بورڈ پر خوش خط لکھ دیں۔
''آسمانی کتابیں''۔

نئی معلومات:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سب سے بہتر اور افضل بندہ وہ ہے جو قرآن کا علم حاصل کرے اور دوسروں کو اس کی تعلیم دے۔ (۵)

بچوں کو مندرجہ ذیل معلومات بھی فراہم کریں:

۱ قرآن پاک میں تیس پارے ہیں۔
۲ قرآن پاک میں ۱۱۴ سورتیں ہیں۔
۳ رمضان المبارک میں پورا قرآن پاک تراویح میں پڑھا جاتا ہے۔

عملی مشق (۱):

سبق کو اس طرح پڑھائیں جس طرح پہلے عرض کیا گیا ہے۔
تلفظ پر خصوصی توجہ رہے مندرجہ ذیل الفاظ کا تلفظ اور معانی بچوں کو سمجھا دیں۔ لکھوانے کی ضرورت نہیں، البتہ صحیح تلفظ کے لیے یہ الفاظ بورڈ پر لکھ کر اعراب لگا دیں۔

الفاظ	معانی
اِنسانوں	انسان کی جمع
رَسُولوں	رسول کی جمع
تورات	آسمانی کتاب

زَبُور	آسمانی کتاب
اِنجیل	آسمانی کتاب
نَازِل	اترنا
نبی	اللہ کا پیغام دینے والا
رَسول	اللہ کا پیغام لانے والا
مُسلمان	اللہ کو ماننے والا
کِتاب	جس کو پڑھا جاتا ہے

عملی مشق (۲):

جب سبق اچھی طرح پڑھا دیا جائے تو چار الگ الگ چارٹس پر لکھ دیں:

تورات ۔ زبور ۔ انجیل ۔ قرآن کریم

پھر دوسرے چار الگ چارٹس پر لکھ دیں:

حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

حضرت داوٗد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوا۔

اب یہ آٹھ چارٹ آٹھ بچوں میں تقسیم کر دیں اور ان کو کلاس کے سامنے بلا لیں۔ اب ان بچوں سے مختلف سوالات کریں۔ بچوں سے کہیں کہ میں سوال کروں گا، جس بچے کے پاس سوال ہو اپنا چارٹ بلند کرے پھر جس کے پاس جواب ہو وہ اپنا چارٹ بلند کرے۔

سوالات:

- توریت کس پر نازل ہوئی؟
- انجیل کس پر نازل ہوئی؟
- قرآن کریم کس پر نازل ہوا؟

سوال ۱: خالی جگہیں پُر کریں۔

(الف) تورات حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

(ب) زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

(ج) انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

(د) قرآن کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔

سوال ۲: چاروں آسمانی کتابوں کے نام لکھیے۔

آسمانی کتابیں

۱ قرآن کریم
۲ توریت
۳ زبور
۴ انجیل

سوال ۳: حصہ "الف" کو حصہ "ب" کے ساتھ ملا کر جملہ مکمل کریں۔

الف	ب
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم	روزانہ تلاوت کرنی چاہیے
قرآن کریم	بہت مشہور ہیں
ہمیں قرآن کریم کی	اللہ تعالیٰ کا کلام ہے
چار کتابیں	آخری نبی اور رسول ہیں

سوال: مندرجہ ذیل میں حروف کے نمبر دیے گئے ہیں ان نمبرات کی مدد سے آپ نیچے دیے گئے خانوں میں حروف لکھ کر انھیں جوڑیں اور الفاظ بنائیں:

ا	آ	ب	ت	ر	ز	ج	س	ق	ل	م	ن	و	ی
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴

❶

۴	۱۳	۵	۱	۴	لفظ
ت	و	ر	ا	ت	تورات

❷

۶	۳	۱۳	۵	لفظ
ز	ب	و	ر	زبور

❸

۱	۱۲	۷	۱۴	۱۰	لفظ
ا	ن	ج	ی	ل	انجیل

❹

۹	۵	۲	۱۲	لفظ
ق	ر	آ	ن	قرآن

❺

۱۱	۸	۱۰	۱۱	۱	۱۲	لفظ
م	س	ل	م	ا	ن	مسلمان

سبق: ۸ انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام

مقاصد عام:

بچوں کو دین کی بنیادی معلومات فراہم کرنا۔

مقاصد خاص:

1. بچوں کے سامنے انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کا تعارف کروانا۔
2. بچوں کو یہ بات سمجھانا کہ کوئی انسان خود سے نبی نہیں بنتا بل کہ صرف اللہ تعالیٰ نبی بناتے ہیں۔
3. چند مشہور نبیوں کے نام بچوں کو بتانا۔
4. نبیوں کی زندگی کا مقصد بچوں کو بتانا۔
5. ختم نبوت کا عقیدہ بچوں کو سمجھانا۔

امدادی اشیا:

کتاب، بورڈ، مارکر، مختلف چارٹس جن پر انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کے نام خوش خط لکھے ہوں۔

تعلیمی نتائج: Learning Outcome:

یہ سبق پڑھنے کے بعد ان شاء اللہ تعالیٰ بچے اس قابل ہو جائیں گے کہ:

1. انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کا مقصد زندگی بتلا سکیں۔
2. انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کا نام بتا سکیں۔
3. سب سے پہلے نبی علیہ السلام کا نام بتا سکیں۔
4. چند مشہور نبیوں کے نام بتا سکیں۔

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں کو انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کا تعارف کروانا تا کہ وہ جان لیں کہ انبیا علیہم الصلوۃ والسلام

اللہ تعالیٰ کے نیک اور معصوم بندے ہیں۔

ذہنی آمادگی:

- ہم سب کون ہیں؟
- ہم سب کو کس نے پیدا کیا ہے؟
- ہمیں کس نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ ہمارا معبود ہے؟

اعلان سبق:

آج جو سبق ہم پڑھیں گے اس کا نام ہے "انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام"۔

معلم/معلمہ بورڈ پر خوش خط لکھ دیں: "انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام"

نئی معلومات:

جن نبیوں کے نام سبق میں لکھے ہیں ان کے متعلق بچوں کو مختصر معلومات فراہم کر دیں۔

ایک چارٹ پر ان تمام نبیوں کے نام لکھ کر وہ چارٹ کلاس میں لٹکا دیں۔

1. حضرت آدم علیہ السلام سب سے پہلے نبی ہیں اور ان کو اللہ تعالیٰ نے جنت سے زمین پر بھیجا تھا۔
2. حضرت نوح علیہ السلام نے بہت لمبی عمر پائی تھی اور انھوں نے اپنی قوم کو ساڑھے نو سو برس تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کی دعوت دی تھی اور بتوں کی پرستش سے منع فرمایا تھا۔
3. حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے زمانے کے بادشاہ نمرود کو دعوت دی تھی کہ وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے، مگر وہ نہ مانا اور اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں پھنکوا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے آگ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے ٹھنڈا کر دیا اور وہ آگ میں جلنے سے محفوظ رہے۔ [۲]
4. حضرت اسماعیل علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کر دیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کا حکم مان لیا تو اللہ تعالیٰ نے جنت سے ایک دنبہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جگہ بھیج دیا اور اس طرح حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جگہ دنبہ قربان ہوا۔

۵ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اس وقت کے بادشاہ فرعون کو اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کی دعوت دینے کے لیے بھیجا۔ فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بات نہیں مانی اور نافرمانی پر اتر آیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے سمندر میں غرق کر دیا۔

۶ حضرت داوٗد علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے نبوت اور بادشاہت دونوں عطا فرمائی تھیں۔ لوہا ان کے ہاتھ میں نرم ہو جاتا تھا جس کے ذریعے وہ لوہے کی زرہ اور دوسرا سامان آسانی سے بنا لیتے تھے۔ (۷)

۷ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے معجزہ عطا فرمایا تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے مُردوں کو زندہ، اندھوں کو آنکھوں والا اور مریضوں کو صحت مند کر دیا کرتے تھے۔

۸ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور تمام نبیوں کے سردار ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری کتاب قرآن پاک نازل فرمائی جو تمام دنیا کے انسانوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔ (۸)

عملی مشق (۱):

معلم/معلمہ سبق کو اسی طرح پڑھائیں جس طرح پچھلے اسباق میں بتلایا گیا ہے۔

عملی مشق (۲):

چند پرچیوں پر سوالات لکھ کر ایک ڈبے میں ڈال دیں اور پھر باری باری بچوں کو بلا کر ان سے ایک پرچی ڈبے سے نکلوائیں۔ پرچی پر جو سوال لکھا ہو، بچہ/ بچی اس کا زبانی جواب دیں:

۱ اللہ تعالیٰ کے خاص بندے کون ہیں؟
۲ انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تعداد کتنی ہے؟
۳ سارے نبی لوگوں کو کس کی طرف بلاتے تھے؟
۴ سب سے پہلے نبی کون ہیں؟
۵ سب سے آخری نبی کون ہیں؟
۶ تین نبیوں کے نام سنائیں؟

عملی مشق (۳):

سبق کے آخر میں دی گئی مشقیں بچوں سے کلاس میں حل کروائیں۔

گھر کا کام:

بچوں کو بتائیں کہ جو سوالات کلاس میں زبانی سنے گئے وہ اور ان کے جوابات گھر والوں کو سنائیں۔

خود احتسابی:

اس سبق کو پڑھانے کے بعد اگر بچے انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کے بارے میں بنیادی معلومات بتانے کے قابل ہو جائیں تو سمجھیں آپ کی محنت وصول ہو گئی۔

حوصلہ افزائی:

سوال ۱: خالی جگہیں پر کیجیے۔

1. انبیا عَلَیْہِمُ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ، کی تعداد تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے۔
2. سارے نبی لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے تھے۔
3. حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نئے نبی نہیں آئیں گے۔

سوال ۲: لکیر کے ذریعے ملا کر جملے مکمل کریں۔

الف	ب
حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ	انبیا عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ	سب سے آخری نبی ہیں
اللہ تعالیٰ کے خاص بندے	سب سے پہلے نبی ہیں

باب دوم: عبادات

سبق: ۱، ۲　وضو کرنے کا طریقہ

مقاصد عام:

1. بچوں کو اسلام کے بنیادی احکامات سکھانا۔
2. بچوں کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کا عادی بنانا۔
3. بچوں کو عبادت کے فضائل سنا کر عمل کرنے پر آمادہ کرنا۔

مقاصد خاص:

1. بچوں کو آداب اور مستحبات کی پابندی کے ساتھ وضو سکھانا۔
2. بچوں کو وضو کے فضائل بتانا اور انھیں پانی کے ضیاع سے روکنا اور کم پانی سے وضو کرنا سکھانا۔
3. بچوں کو وضو کی عملی مشق کروانا۔

امدادی اشیا:

کتاب۔ بورڈ۔ مارکر۔ فلو چارٹ۔ لوٹا۔ مسواک۔

تعلیمی نتائج: Learning Outcome:

1. اس سبق کو پڑھنے کے بعد بچے اس قابل ہو جائیں گے کہ خود سے وضو کر سکیں۔
2. وضو کو اس کے فرائض، سنتوں اور مستحبات کے ساتھ اچھی طرح کر سکیں۔

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں کو اس طرح وضو کرنا سکھانا کہ وہ تمام سنتوں، آداب اور مستحبات کی رعایت رکھ کر وضو کریں اور مکروہات اور پانی ضائع کرنے سے بچیں۔

ذہنی آمادگی:

- آپ کھانا کھانے سے پہلے کیا کرتے ہیں؟
- کپڑے اگر میلے ہو جائیں تو انھیں دوبارہ پہننے سے پہلے آپ کیا کرتے ہیں؟
- نماز پڑھنے سے پہلے ہم کیا کرتے ہیں؟

اعلانِ سبق:

جی ہاں نماز پڑھنے سے پہلے ہم وضو کرتے ہیں۔ آج ہم وضو کرنا سیکھیں گے۔
معلم/معلمہ بورڈ پر خوش خط "وضو کرنے کا طریقہ" لکھ دیں۔

نئی معلومات:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
"جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا، یعنی سنتوں اور آداب و مستحبات کا اہتمام کیا تو اس کے گناہ جسم سے نکل جاتے ہیں، یہاں تک کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں۔"(۹)

عملی مشق (۱):

سب سے پہلے پورا سبق معلم/معلمہ پڑھ کر سنا دیں۔ اگر ہو سکے تو سبق نمبر (۱) اور سبق نمبر (۲) ایک ساتھ پڑھ دیں۔ اور اگر ایسا ممکن نہ ہو تو پہلے صرف سبق نمبر (۱) مکمل طور پر پڑھ لیں۔
اب چند بچوں سے بھی پڑھوائیں۔ اگر بچے پڑھتے ہوئے کوئی لفظ غلط پڑھ دیں تو وہ بورڈ پر لکھ دیں اور آخر میں اس لفظ کا صحیح تلفظ بچوں کو دوبارہ سمجھا دیں۔
مندرجہ ذیل الفاظ بورڈ پر لکھ کر ان پر اعراب لگا دیں:

(۱) وُضُو (۲) سُتھری (۳) گُلی
(۴) خُشک (۵) مَرتَبہ

اب ان الفاظ کو پہلے خود بلند آواز سے پڑھیں، پھر بچوں سے پڑھوائیں تا کہ ان کو ان الفاظ کا درست تلفظ یاد ہو جائے۔

عملی مشق (۲):

بچوں کو اگر ممکن ہو تو مسجد لے جائیں اور اگر ممکن نہ ہوں تو اسکول ہی میں نلکے کے پاس لے جائیں یا کسی ایسی جگہ لے جائیں جہاں بیٹھنے کی اونچی جگہ ہو، جہاں بیٹھ کر وضو کیا جا سکے اور سارے بچے وہاں معلم/معلمہ کو دیکھ سکیں۔

- بچوں کو عملاً وضو کر کے دکھائیں۔ اسی ترتیب سے وضو کریں جس ترتیب سے سبق میں لکھا ہوا ہے۔
- وضو کرتے ہوئے بتلاتے بھی رہیں کہ کیا کر رہے ہیں مثلاً:
- صاف ستھری، اونچی جگہ پر بیٹھ کر کہیں کہ سب سے پہلے صاف ستھری اور اونچی جگہ بیٹھ جائیں۔
- وضو کرنے کی نیت کریں اور بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھیں۔
- اسی طرح ہر عمل سے پہلے یا بعد میں بتا دیں کہ یہ عمل کر رہے ہیں۔
- ساتھ ہی بچوں کو یہ بھی سمجھا دیں کہ اگر وضو خانہ میں وضو کر رہے ہوں تو نل آہستہ کھولیں تا کہ پانی کم استعمال ہو۔ جب مسح وغیرہ کریں تو نل بند کر دیں تا کہ پانی ضائع نہ ہو۔ یہ نہ ہو کہ پانی گر رہا ہو، ہم منہ دھو رہے ہوں یا مسواک کر رہے ہوں، اس کا خاص اہتمام ہو۔
- اگر لوٹے سے وضو کر رہے ہوں اور وضو خانہ نہ ہو تو صاف ستھری اور اونچی جگہ ہو جہاں چھینٹیں نہ پڑیں۔ پانی زور سے منہ پر نہ ماریں۔ اس طرح بھی وضو نہ کریں کہ ساتھ بیٹھنے والوں پر پانی کی چھینٹیں پڑیں۔ جن اعضا کو دھوئیں ان کو ہاتھ سے ملتے بھی رہیں۔
- اسی طرح وضو پورا کریں۔

عملی مشق (۳):

اب بچوں سے کہیں کہ وضو کریں، اسی طرح جس طرح معلم/معلمہ کو وضو کرتے دیکھا اور اسی طرح عمل

کرتے ہوئے زبان سے بتلاتے بھی رہیں۔

اگر کوئی بچہ/ بچی غلطی کرے تو دوسرے بچوں سے پوچھیں کہ "کون بتلائے گا کہ ان سے کیا غلطی ہوئی ہے؟" بچوں سے کہہ دیں کہ جس کو معلوم ہے وہ صرف ہاتھ کھڑا کریں، بتائیں نہیں۔

پھر معلم/ معلمہ کسی ایک بچے سے پوچھیں، پھر اس کی تصدیق ایک یا دو بچوں سے کریں کہ "کیوں بھئی صحیح بتایا انھوں نے کہ نہیں؟" پھر وضو کرنے والے بچے کو صحیح طریقہ سمجھا دیں۔

گھر کا کام:

- بچوں کو بتائیں کہ گھر میں امی ابو کو وضو کر کے دکھائیں اور پوچھیں کہ میں نے وضو صحیح کیا ہے یا غلط؟
- سبق کے آخر میں دی گئی مشقیں بچوں کو سمجھا دیں اور گھر سے کر کے لانے کو کہیں۔

حوصلہ افزائی:

جب بچے وضو کر رہے ہوں تو ان کی حوصلہ افزائی کرتے رہیں۔ مَاشَاءَ اللّٰہ انھوں نے کتنی اچھی طرح منہ دھویا ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰہ انھوں نے کتنی اچھی طرح مسح کیا ہے۔

اگر ہم اچھے کاموں پر بچوں کی حوصلہ افزائی نہ کریں تو بچوں کی ہمت ٹوٹ جاتی ہے اور ان میں یہ احساس جڑ پکڑ لیتا ہے کہ ہماری غلطیوں پر تو ہمیں ٹوکا جاتا ہے مگر اچھے کاموں پر ہماری حوصلہ افزائی نہیں ہوتی۔

مشق

سوال ۱: مندرجہ ذیل الفاظ کی مدد سے خالی جگہیں پُر کریں۔

ناک	دھوئیں	گٹوں	اونچی

1. وضو کرنے کے لیے صاف ستھری اور اونچی جگہ پر بیٹھیں۔
2. دونوں ہاتھ گٹوں تک تین مرتبہ دھوئیں۔
3. سیدھے ہاتھ میں پانی لے کر تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالیں۔

۴ دونوں ہاتھوں میں پانی لے کر چہرے کو تین مرتبہ دھوئیں ۔

سوال ۲: ذیل میں دیے گئے جملوں کو صحیح ترتیب کے مطابق لکھیں۔

☆ پہلے اچھی طرح سیدھے پیر کو پھر الٹے پیر کو ٹخنوں سمیت دھوئیں۔

☆ دونوں ہاتھوں میں پانی لے کر چہرے کو تین مرتبہ دھوئیں۔

☆ دونوں ہاتھوں کو گیلا کر کے سر پر پھیرلیں۔

☆ پہلے سیدھے ہاتھ کو اور پھر الٹے ہاتھ کو کہنیوں سمیت تین تین مرتبہ دھوئیں۔

۱ دونوں ہاتھوں میں پانی لے کر چہرے کو تین مرتبہ دھوئیں۔

۲ پہلے سیدھے ہاتھ کو اور پھر الٹے ہاتھ کو کہنیوں سمیت تین تین مرتبہ دھوئیں۔

۳ دونوں ہاتھوں کو گیلا کر کے سر پر پھیرلیں۔

۴ پہلے اچھی طرح سیدھے پیر کو پھر الٹے پیر کو ٹخنوں سمیت دھوئیں۔

سوال ۳: صحیح جملوں پر ✓ اور غلط جملوں پر ✗ نشان لگائیں۔

(الف) پہلے سیدھے پھر الٹے ہاتھ کو کہنیوں سمیت دھوئیں۔ ✓

(ب) دونوں ہاتھوں کو گیلا کر کے سر کے بالوں کا خلال کریں۔ ✗

(ج) پہلے سیدھے اور پھر الٹے پیر کو تین مرتبہ ٹخنوں سمیت دھوئیں۔ ✓

سبق: ۳ مکمل نماز

مقاصد عام:

1. بچوں کو عبادت کا طریقہ سکھانا۔

مقاصد خاص:

1. بچوں کو نماز پڑھنے کا عادی بنانا۔
2. فرائض، واجبات، سنتوں اور مستحبات کے اہتمام کے ساتھ نماز پڑھنے والا بنانا۔
3. مکروہات اور منع کی ہوئی چیزوں سے پرہیز کے ساتھ نماز ادا کرنا۔
4. یہ ذہن بنانا کہ نماز پڑھنے سے دنیا اور آخرت کے تمام مسائل حل ہوتے ہیں۔

امدادی اشیا:

کتاب۔ بورڈ۔ مارکر۔ جائے نماز۔

تعلیمی نتائج: Learning Outcome:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد بچے اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ صحیح طریقے سے تکبیر تحریمہ سے لے کر تسمیہ تک کی تمام حرکات اور پڑھنے کی چیزوں کو درست انداز میں ادا کر سکیں۔

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں کو اس بات کا عادی بنانا کہ وہ اسلام کی اہم ترین عبادت نماز کو تمام آداب کی رعایت رکھتے ہوئے ادا کریں۔ اسکول میں نماز زبانی یاد کروانے کے ساتھ ساتھ اس کی اس طرح عملی مشق کروانا کہ بچے نماز پڑھنے کے عادی بن جائیں۔

ذہنی آمادگی:

- آپ جب دادا جان یا دادی جان سے بات کرتے ہیں تو کس طرح بات کرتے ہیں؟

- آپ اپنے استاد کے سامنے کس طرح کھڑے ہوتے ہیں؟
- ہمیں سب سے زیادہ ادب واحترام کے ساتھ کس کے سامنے کھڑا ہونا چاہیے؟

اعلان سبق:

آج ہم اللہ تعالیٰ کے سامنے ادب واحترام کے ساتھ کھڑے ہوکر نماز پڑھنے کا مکمل طریقہ سیکھیں گے۔
اب معلم/معلمہ بورڈ پر خوش خط لکھ دیں: " مکمل نماز "

نئی معلومات:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی وضو ہے۔''(۱۰)

یعنی جنت میں جانا کتنا آسان ہے۔ اچھی طرح وضو کریں اور اچھی طرح نماز پڑھیں اور جنت میں داخل ہوجائیں۔

عملی مشق (۱):

معلم/معلمہ بچوں کو سبق پڑھتے ہوئے عملاً وہ تمام افعال کرکے دکھائیں جو سبق میں لکھے ہوئے ہیں اور جن کو تصویر کی مدد سے سمجھایا گیا ہے۔ ساتھ ساتھ اس عمل کو سمجھاتے بھی رہیں۔ مثلاً:

۱. نماز کی پہلی تکبیر کو تکبیر تحریمہ کہتے ہیں۔ یہ تکبیر کہتے ہوئے کانوں تک اس طرح ہاتھ اٹھاتے ہیں کہ ہتھیلیوں کا رخ قبلے کی طرف رہے اور انگلیاں اپنے حال پر رہیں۔ نگاہ سجدے کی جگہ پر ہو۔
۲. تکبیر تحریمہ کہہ کر ناف کے نیچے اس طرح ہاتھ باندھیں کہ بایاں ہاتھ نیچے اور دایاں ہاتھ اوپر ہو۔ دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور چھنگلیاں (چھوٹی انگلی) سے بائیں ہاتھ کے گٹوں کے گرد حلقہ بنالیں اور دائیں ہاتھ کی بقیہ تین انگلیاں بائیں ہاتھ کی کلائی کی پشت پر سیدھی رکھی ہوئی ہوں۔
۳. ہاتھ باندھ لینے کے بعد ثنا پڑھیں۔ معلم/معلمہ بلند آواز سے ثنا پڑھ کر سنائیں اور ساتھ ہی بتلادیں کہ نماز میں ثنا آہستہ پڑھتے ہیں۔

۴ پھر تعوذ پڑھیں اور بتلائیں کہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ کو تعوذ کہتے ہیں۔
اس کے بعد تسمیہ پڑھیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کو تسمیہ کہتے ہیں۔

عملی مشق (۲):

اب بچوں کو باری باری بلائیں۔ جائے نماز قبلہ رخ بچھا دیں۔ ایک بچہ اس پر کھڑا ہو جائے۔
اب معلم/معلمہ بچے سے کہیں کہ:

- تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھ لیں۔
- اب ثنا پڑھیں۔
- اب تعوذ پڑھیں۔
- اب تسمیہ پڑھیں۔

معلم/معلمہ دیکھتے رہیں کہ:

- بچے جب تکبیر تحریمہ کے لیے ہاتھ اٹھائیں تو ہتھیلیاں قبلہ رخ ہوں۔ انگلیاں سیدھی اور نگاہیں سجدہ کی جگہ پر ہوں۔
- جب ہاتھ باندھیں تو دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر ہو۔
- ثنا کا تلفظ صحیح ہو۔
- اسی طرح تعوذ اور تسمیہ بھی بچوں نے صحیح پڑھا ہو۔

گھر کا کام:

- بچوں کو سمجھائیں کہ وہ گھر میں نماز پڑھا کریں۔ جتنی نماز یاد ہو جائے وہ امی ابو کو زبانی سنائیں۔
- اپنے چھوٹے بھائی بہنوں کو بھی نماز یاد کروائیں۔

خود احتسابی:　　Reflection:

حوصلہ افزائی:

جو بچہ اچھی طرح نماز پڑھے، دوسرے بچوں کو اس کی طرف متوجہ کریں کہ مَاشَاءَ اللّٰہ یہ کتنی اچھی طرح نماز پڑھ رہے ہیں، آپ دیکھیں اور اسی طرح پڑھنے کی کوشش کریں۔

مشق

سوال ۱: پنسل سے مکمل کیجیے۔

(الف)

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

(ب)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اب تک سیکھی گئی نماز کو زبانی یاد کریں اور استاذ صاحب کو سنائیں

سبق: ۴، ۵، ۶ بقیہ نماز

اس سبق کو بھی سبق نمبر (۳) کی طرح پڑھائیں۔

عملی مشق اس طرح کروائیں:

❶ سورۂ فاتحہ کو ایک ایک آیت پڑھ کر یاد کرائیں۔
❷ پہلے معلم/معلمہ سنیں اور بچے سنیں۔
❸ معلم/معلمہ پڑھیں اور بچے ساتھ پڑھیں۔
❹ معلم/معلمہ پڑھیں، بچے ساتھ دہرائیں۔
❺ ایک بچہ پڑھے، سب سنیں۔

اس کے بعد ذہین بچوں سے زبانی پوری سورۂ فاتحہ پڑھوائیں۔ جب تمام بچوں کو یاد ہو جائے تو پھر اسی طرح سورۂ اخلاص یاد کروائیں۔

مَاشَاءَ اللّٰه، سُبْحَانَ اللّٰهِ کہہ کر بچوں کی حوصلہ افزائی کرتے رہیں۔

تعلیمی نتائج: Learning Outcome:

ان شاء اللہ تعالیٰ اس سبق کو پڑھنے کے بعد بچے اس قابل ہو جائیں گے کہ نماز کو صحیح طریقے سے خود بھی ادا کر سکیں اور دوسروں کو بھی سکھا سکیں۔

سبق کا بنیادی تصوّر:

بچوں کو اس طرح نماز کی مشق کروانی ہے کہ جو کچھ نماز میں پڑھا جاتا ہے اور جو افعال نماز میں کیے جاتے ہیں، بچے ان سب کو درست طرح ادا کرنا سیکھ لیں تاکہ پھر ساری زندگی اسی طرح درست طریقے سے نماز ادا کریں۔

نئی معلومات:

یہ بات بچوں کو بتلائیں کہ جب تک نمازی نماز میں اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہتا ہے، اللہ تعالیٰ بھی اس کی طرف متوجہ رہتا ہے اور جب نمازی ادھر ادھر متوجہ ہونے لگتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی طرف سے توجہ ہٹا لیتا ہے۔[11]

عملی مشق:

1. کلاس میں مصلّٰی بچھا کر معلم/معلمہ نماز پڑھ کر دکھائیں، ساتھ ساتھ بتلاتے بھی رہیں۔ اس کے بعد باری باری بچوں کو بلوا کر نماز پڑھوائیں۔
2. بچے جہاں غلطی کریں معلم/معلمہ وہاں غلطی درست کروائیں۔
3. جب بچے درست طریقے سے نماز پڑھیں تو ان کی حوصلہ افزائی بھی کرتے رہیں۔

عملی مشق میں مندرجہ ذیل امور کا خاص خیال رکھوائیں:

1. رکوع میں سر اور کمر ایک سیدھ میں ہوں اور نگاہیں، پنجوں پر ہوں، انگلیوں سے گھٹنے مضبوطی کے ساتھ پکڑے ہوئے ہوں اور انگلیاں پھیلی ہوئی ہوں۔
2. رکوع سے اٹھ کر سیدھے کھڑے ہوں اور اس کھڑے ہونے کی حالت میں اطمینان سے قومے کی تحمید رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہیں پھر سجدے میں جائیں۔
3. سجدے میں جاتے ہوئے پہلے گھٹنے زمین سے لگیں پھر دونوں ہاتھ، پھر ناک پھر پیشانی۔
4. سجدے میں دونوں پیروں کی انگلیاں زمین سے لگی ہوئی ہوں۔

سوال ۱: سورۂ اخلاص زبانی یاد کریں۔

سوال ۲: ہم سجدہ میں کیا پڑھتے ہیں؟ جواب: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى

سبق: ۷، ۸ تشہد اور دُرود شریف

مقاصد عام:

بچوں کو عبادت کا طریقہ سکھانا۔

مقاصد خاص:

1. بچوں کو نماز زبانی یاد کروانا۔
2. بچوں کو تمام آداب کے ساتھ نماز سکھانا۔
3. بچوں کو خود بھی نماز پڑھنے والا بنانا اور دوسروں کو بھی نماز پڑھنے کی ترغیب دینے والا بنانا۔

امدادی اشیا:

کتاب۔ بورڈ۔ مارکر۔ جائے نماز

نوٹ:

اس سبق کے Learning Outcome اعلانِ سبق، نئی معلومات وغیرہ نماز کے پچھلے اسباق کے جیسے ہوں گے۔

عملی مشق (۱):

- پچھلے اسباق کی طرح یہ سبق بھی پڑھائیں۔ جب بچوں کو اچھی طرح تمام چیزیں یاد ہو جائیں تو پھر پوری نماز کی عملی مشق ایک ساتھ کرائیں۔
- معلم/معلمہ خود بھی بچوں کو نماز پڑھ کر دکھائیں۔
- بچوں اور بچیوں کی نماز کا فرق ملحوظ رہے۔

عملی مشق (۲):

اس مشق میں نماز کے مختلف حصوں سے متعلق سوالات بچوں سے زبانی پوچھیں یا عملی طور سے ان کو کرنے کو کہیں:

١ تکبیر تحریمہ کہہ کر دکھائیں۔
٢ ثنا پڑھ کر سنائیں۔
٣ تعوذ اور تسمیہ زبانی پڑھ کر سنائیں۔
٤ سورۂ فاتحہ زبانی سنائیں۔
٥ رکوع کر کے دکھائیں اور رکوع کی تسبیح بھی تین مرتبہ پڑھیں۔
٦ رکوع سے اٹھتے ہوئے اٹھنے کی تسمیع پڑھیں۔
٧ قومے کی تحمید پڑھیں۔
٨ سجدے میں جائیں اور سجدے میں تین مرتبہ سجدے کی تسبیح پڑھیں۔
٩ تشہد میں بیٹھ کر تشہد پڑھیں۔
١٠ قعدے میں بیٹھ کر درود شریف پڑھیں۔
١١ قعدے میں بیٹھ کر درود شریف کے بعد کی دعا پڑھیں۔
١٢ قعدے میں بیٹھ کر سلام پھیریں۔

عملی مشق (٣):

ذہین بچوں کو بلا کر ان سے پوری نماز پڑھوائیں۔ اس طرح کہ وہ با آواز بلند پڑھتے رہیں۔ جہاں اٹکیں وہاں ان کی رہنمائی کرتے رہیں۔ ساتھ ساتھ ماشاء اللہ، سبحان اللہ کہہ کر حوصلہ افزائی کرتے رہیں۔

خود احتسابی:

بچوں کو نماز زبانی یاد کروانا، آداب کی رعایت کے ساتھ پڑھنے کا عادی بنانا ہماری ذمے داری ہے۔ اس ذمے داری کو پورا کرنے کے لیے مسلسل کوشش ضروری ہے۔ اگر ہم نے بچوں کو اس کا عادی بنا دیا تو ان شاء اللہ تعالیٰ یہ بچے ہمارے لیے صدقہ جاریہ بنیں گے اور ان کی نماز کا ہمیں بھی اجر ملتا رہے گا۔ اگر بچوں کو گھر پر نماز پڑھنے کی تلقین کی جاتی رہے اور ان سے اس بارے میں کارگزاری لی جاتی رہے تو یہ بھی بچوں کو نماز کا عادی بنانے میں معاون ثابت ہوگی۔

باب سوم (الف) احادیث

سبق: ۱ ❶ آسان دین

مقاصد عام:

بچوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کی عظمت پیدا کرنا۔

مقاصد خاص:

❶ بچوں کو احادیث زبانی یاد کروانا۔
❷ بچوں کو احادیث کا ترجمہ زبانی یاد کروانا۔
❸ بچوں کو بآواز بلند احادیث اور ان کا ترجمہ سنانے کی مشق کروانا۔
❹ جو احادیث یاد کی ہیں ان کے مطابق عمل کروانا۔
❺ بچوں کے دل میں یقین بٹھانا کہ جو کچھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ حق اور سچ ہے اور اسی پر عمل کرنے میں دونوں جہانوں کی کامیابی ہے۔

امدادی اشیا:

کتاب۔ بورڈ۔ مارکر

تعلیمی نتائج: Learning Outcome:

سبق پڑھنے کے بعد بچے اس قابل ہو جائیں گے کہ حدیث اور اس کا ترجمہ زبانی سنا سکیں۔

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں کو بچپن سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث یاد کروانا۔ پڑھنے کا عادی بنانا اور ان پر عمل کروانا۔ حدیث سنا کر دوسروں کو اچھے اعمال کی دعوت دینا۔

سابقہ معلومات کا جائزہ:

- کسی کو کوئی اچھی بات یاد ہے؟
- دادی اماں کی بتلائی ہوئی کوئی اچھی بات کون سنائے گا؟
- ابو کی بتلائی ہوئی کوئی اچھی بات سنائیں؟

اعلان سبق:

آج ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی باتیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کیے ہوئے کاموں کے بارے میں پڑھیں گے، جن کو ''احادیث'' کہتے ہیں۔

معلم/معلمہ بورڈ پر ''احادیث'' خوش خط لکھ دیں۔

نئی معلومات:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

''جو شخص میری امت کے لیے ان کے دینی امور میں چالیس حدیثیں محفوظ کرے گا حق تعالیٰ شانہ اس کو قیامت میں عالم اٹھائے گا اور میں اس کے لیے سفارشی اور گواہ بنوں گا۔''(۱۲)

کتنی بڑی فضیلت ہے حدیث یاد کرنے کی، لہٰذا ہم احادیث اچھی طرح یاد بھی کریں اور یاد کر کے دوسروں کو بھی سنائیں تاکہ وہ بھی یاد کرلیں۔

عملی مشق (۱):

معلم/معلمہ بورڈ پر لکھ دیں:

''آسان دین''

''قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اِنَّ الدِّیْنَ یُسْرٌ ''

ترجمہ: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک دین آسان ہے۔''

عملی مشق (۲):

معلم/معلمہ پورا سبق اسی طرح پڑھا کر یاد کروائیں جس طرح پہلے پڑھوا کر یاد کروانا بتلایا گیا ہے۔

حدیث اور اس کا ترجمہ بچوں کو اچھی طرح یاد کروادیں۔

عملی مشق (۳):

بورڈ پر دو راستے بنائیں، ایک صاف ستھرا اور سیدھا اور دوسرا خراب جس پر جھاڑیاں اور پتھر ہوں۔ اب بچوں سے پوچھیں کہ کس راستے پر چلنا آسان ہے۔ بچے کہیں گے جو راستہ صاف ستھرا اور سیدھا ہے اس پر چلنا آسان ہے۔

اب بچوں کو سمجھائیں کہ ہمارا دین اسلام ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کے احکامات ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے ہیں جو سب کے سب سیدھے اور آسان ہیں۔ اس پر چلنا بھی آسان ہے۔ یہ ترغیب مختصر ہو، بہت لمبی نہ ہو۔

چند مثالیں بھی دے دیں:

- نماز پڑھنا آسان ہے۔
- بڑوں کا ادب کرنا آسان ہے۔
- قرآن پڑھنا آسان ہے۔
- دعا مانگنا آسان ہے وغیرہ۔

بچوں سے بھی پوچھ لیں اور اچھے، آسان کام کون سے ہیں۔ صحیح جواب دینے میں ان کی مدد کریں۔ مَاشَاءَ اللّٰہ اور جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا کہہ کر ان کی حوصلہ افزائی کرتے رہیں۔

بچوں کے ممکنہ جوابات یہ ہو سکتے ہیں:

- سچ بولنا۔
- بڑوں کا ادب کرنا۔
- پانی پلانا۔
- امی، ابو کا سر دبانا وغیرہ۔

بچوں کو یہ بھی بتائیں کہ کون سے کام برے ہیں:

- جھوٹ بولنا۔
- کسی کی چیز چھپانا۔
- امی ابو کی بات نہ ماننا۔

خود احتسابی:

حوصلہ افزائی:

سبق: ۲ ❷ جنت کی چابی

مقاصد عام:

❶ بچوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ اور اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام اور طریقوں کی عظمت بٹھانا۔

❷ بچوں میں نیک کام کرنے کا شوق پیدا کرنا اور گناہوں سے دور رہنے کا ذہن بنانا۔

مقاصد خاص:

❶ بچوں میں احادیث یاد کرنے کا شوق پیدا کرنا۔ ❷ بچوں میں جنت میں جانے کا شوق پیدا کرنا۔

❸ بچوں میں نماز کی اہمیت پیدا کرنا۔

❹ بچوں کو یہ بات سمجھانا کہ جنت میں جانے کے لیے اچھے اعمال ضروری ہیں۔

امدادی اشیا:

کتاب۔ بورڈ۔ چارٹ جس پر حدیث خوش خط لکھی ہو، ایک تالا اور ایک چابی۔

تعلیمی نتائج: Learning Outcome:

بچے اس سبق کو پڑھنے کے بعد اس قابل ہو جائیں گے کہ حدیث اور اس کا ترجمہ زبانی سنا سکیں۔

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں میں یہ احساس پیدا کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرماں برداری کے ذریعے ہی انسان جنت میں داخل ہو سکتا ہے۔

ذہنی آمادگی:

- ہم گھر میں کہاں سے داخل ہوتے ہیں؟
- گھر کے دروازے میں تالا لگا ہوا ہو تو اسے کس چیز سے کھولتے ہیں؟

اعلان سبق:

ان شاء اللہ تعالیٰ آج ہم سبق پڑھیں گے ''جنت کی چابی''۔

معلم/معلمہ بورڈ پر خوش خط لکھ دیں: ''جنت کی چابی''۔

نئی معلومات:

حضرت ابوقتادہ بن ربعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیث قدسی میں اپنے رب کا یہ ارشاد مبارک نقل فرماتے ہیں:

''میں نے تمھاری امت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور اس بات کی میں نے ذمہ داری لی ہے کہ جو شخص (میرے پاس) اس حال میں آئے گا کہ اس نے ان پانچ نمازوں کو ان کے وقت پر ادا کرنے کا اہتمام کیا ہوگا، اس کو جنت میں داخل کروں گا اور جس شخص نے نمازوں کا اہتمام نہیں کیا ہوگا تو مجھ پر اس کی کوئی ذمے داری نہیں (چاہے معاف کردوں یا سزا دوں)۔''(۱۳)

عملی مشق (۱):

معلم/معلمہ پورا سبق ایک مرتبہ بچوں کو پڑھ کر سنائیں اور تمام بچے سنیں۔

پھر معلم/معلمہ سبق توڑ توڑ کر بچوں کو زبانی یاد کروائیں۔

قَالَ	رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ	عَلَيْهِ وَسَلَّمْ

اس طرح چار حصوں میں تقسیم کر کے یاد کروائیں۔

جب رواں پڑھنے لگیں تو پھر ایک ساتھ دہرائی کروائیں۔

حدیث بھی اسی طرح یاد کروائیں:

مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ	اَلصَّلٰوةُ

ترجمہ بھی اسی طرح حصوں میں تقسیم کر کے یاد کروائیں۔ جب بچے روانی سے پڑھنے لگیں تو پھر ایک ساتھ پڑھائیں:

رسول اللہ	صلی اللہ علیہ وسلم	نے فرمایا

جنت کی کنجی	(چابی)	نماز ہے

اس طرح چار حصوں میں تقسیم کر کے یاد کروائیں۔

عملی مشق (۲):

کلاس میں ایک تالا اور چابی لائیں۔ تالے کو چابی سے بند کر دیں۔ اب تمام بچوں کو باری باری تالا دیں اور کہیں کہ اس کو کھولیں۔ تالا نہیں کھلے گا۔

معلم/معلمہ بچوں سے پوچھیں کہ تالا کیوں نہیں کھلا؟

پھر خود ہی بتائیں کیوں کہ آپ کے پاس چابی نہیں تھی۔

اب معلم/معلمہ تالے کو چابی سے کھولیں۔ اب بچوں سے پوچھیں کہ کیا میرے پاس چابی تھی؟، پھر خود ہی بتائیں کیوں کہ میرے پاس چابی تھی، اس لیے تالا کھل گیا۔

اسی طرح جنت کی چابی کیا ہے؟ ''نماز'' تو اگر جنت کا دروازہ کھلوانا ہے تو کیا کرنا پڑے گا؟ جنت کی چابی نماز ہمارے پاس ہونی چاہیے۔ لہٰذا ہم سب پابندی سے نماز پڑھیں گے تاکہ جنت کا دروازہ ہمارے لیے کھل جائے۔

گھر کا کام:

بچوں کو بتائیں کہ حدیث اور اس کا ترجمہ گھر جا کر امی ابو اور بہن بھائیوں کو سنائیں۔

حوصلہ افزائی:

خود احتسابی:

سبق: ۳ ❸ ماں کی عظمت

مقاصد عام:

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جن کے حقوق ادا کرنے کو کہا ہے ان کے حقوق سمجھانا۔

مقاصد خاص:

1. بچوں کے دلوں میں والدین خصوصاً والدہ کی عظمت پیدا کرنا۔
2. بچوں کے دلوں میں والدہ کی اطاعت اور ان سے اچھا سلوک کرنے کا جذبہ پیدا کرنا۔
3. بچوں کو حدیث اور اس کا ترجمہ زبانی یاد کروانا۔

امدادی اشیا:

کتاب۔ بورڈ۔ مارکر۔ ایک بڑا سا چارٹ جس پر لفظ ''ماں'' خوش خط لکھا ہو۔

تعلیمی نتائج: Learning Outcome:

ان شاء اللہ تعالیٰ بچے اس سبق کو پڑھنے کے بعد اس قابل ہو جائیں گے کہ حدیث اور اس کا ترجمہ زبانی سنا سکیں۔

ذہنی آمادگی:

- آج آپ نے ناشتے میں کیا کھایا تھا؟
- ناشتا کس نے بنایا تھا؟
- آپ گھر جاتے ہیں تو آپ کے لیے کھانا کون بناتا ہے؟
- آپ کے کپڑے کس نے دھوئے تھے؟

بعض بچے جواب میں بڑی بہن یا کسی اور کا بھی کہہ سکتے ہیں مگر ان شاء اللہ تعالیٰ اکثر بچے ماں کا ہی کہیں گے۔

اعلان سبق:

آج ہم سبق پڑھیں گے ''ماں کی عظمت''۔ معلم/معلمہ بورڈ پر خوش خط لکھ دیں: '' ماں کی عظمت''

نئی معلومات:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں سویا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جنت میں ہوں۔ میں نے وہاں کسی قرآن پڑھنے والے کی آواز سنی تو میں نے کہا کہ یہ کون ہے؟ (جو یہاں جنت میں قرآن پڑھ رہا ہے)''

فرشتوں نے بتایا: ''یہ حارثہ بن نعمان ہیں۔''

اس کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''نیکی ایسی ہی ہوتی ہے، نیکی ایسی ہی ہوتی ہے یعنی نیکی کا پھل ایسا ہی ہوتا ہے۔''

حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ اپنی والدہ کے ساتھ بہت ہی اچھا سلوک کرنے والے تھے۔ [۱۴]

سبق کا بنیادی تصوّر:

بچوں کے اندر ماں کی محبت کا جذبہ پیدا کرنا۔ بچوں کو یہ بات سمجھانا کہ اگر ہم اپنی والدہ کا ادب کریں گے، ان کا کہنا مانیں گے، ان کی خدمت کریں گے تو اس عمل پر اللہ تعالیٰ ہم سے خوش ہوں گے۔

عملی مشق (۱):

اس سبق میں حدیث اور اس کا ترجمہ زبانی یاد کروانا اہم ہے لہٰذا اس پر خاص توجہ دی جائے۔

معلم/معلمہ پہلے سبق خود پڑھیں، بچے سنیں۔ چوں کہ بچے چھوٹے ہیں تو سبق کو جتنے زیادہ حصوں میں تقسیم کر کے پڑھانا پڑے، پڑھائیں مثلاً:

قَالَ	رَسُوْلُ اللّٰهِ	صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ تین حصے ہوئے۔

اسی طرح

اَلْجَنَّةُ	تَحْتَ	اَقْدَامِ الْاُمَّهَاتِ

یہ بھی تین حصوں میں تقسیم ہوئی۔ جب بچے روانی سے پڑھنے لگیں تو مکمل بھی پڑھایا جا سکتا ہے۔

اسی طرح ترجمہ بھی یاد کروایا جائے:

رسول اللہ	صلی اللہ علیہ وسلم	نے فرمایا
جنت ماؤں کے	قدموں کے	نیچے ہے

جب بچے روانی سے پڑھنے لگیں اور اندازہ ہوجائے کہ سبق ان کو یاد ہوگیا ہے تو باری باری ایک، ایک بچے کو بلوا کر اس سے پڑھوائیں۔ بچے بھی سن کر دہراتے رہیں۔

عملی مشق (۲):

اب بچوں سے کچھ سوالات بھی پوچھ لیں: مثلاً:

1. جنت کس کے قدموں کے نیچے ہے؟
2. یہ بات کس نے فرمائی ہے کہ جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے؟

اب مندرجہ ذیل باتیں بچوں سے کہیں:

لہٰذا ہمیں اپنی امی کا ادب کرنا چاہیے۔ ہمیں اپنی امی کی بات ماننی چاہیے۔ مزید پوچھیں:

- کون کون اپنی امی کا ادب کرے گا؟
- کون کون اپنی امی سے محبت کرے گا؟
- کون کون اپنی امی کی بات مانے گا؟

ان شاء اللہ تعالیٰ سارے بچے کہیں گے، ہم کریں گے یا ہم مانیں گے تو ماشاء اللہ، سبحان اللہ اور جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْراً کہہ کر ان کی حوصلہ افزائی کریں۔

عملی مشق (۳):

بچوں سے کتاب میں خوش خطی کا کام کروائیں۔ حدیث اور اس کا ترجمہ ان سے بورڈ پر بھی لکھوائیں تا کہ ان کو یہ حدیث اچھی طرح ذہن نشین ہوجائے۔

گھر کا کام:

بچوں کو کہیں کہ گھر جا کر یہ حدیث اپنی امی کو سنائیں۔ پھر اگلے دن پوچھیں کہ کس کس نے امی کی کون سی بات مانی، جو بچے بتائیں اس پر ماشاء اللہ کہہ کر حوصلہ افزائی کریں۔

سبق: ۴　　❹ سلام کی اہمیت

مقاصد خاص:

❶ بچوں کو احادیث زبانی یاد کروانا۔　❷ بچوں کو حدیث کا ترجمہ زبانی یاد کروانا۔

❸ بچوں کو سلام کا عادی بنانا۔

امدادی اشیا:

کتاب۔ بورڈ۔ مارکر۔ چارٹ جس پر خوب صورت انداز میں سلام اور اس کا جواب لکھا ہو۔

اگر ممکن ہو تو سلام اور اس کا جواب اچھی آواز میں ریکارڈ کر کے بچوں کو سنوائیں۔

تعلیمی نتائج:　Learning Outcome:

ان شاء اللہ تعالیٰ اس سبق کو پڑھنے کے بعد بچے اس قابل ہو جائیں گے کہ حدیث اور اس کا ترجمہ زبانی سنا سکیں۔

یہ بھی امید کی جاتی ہے کہ وہ سلام میں پہل کرنے والے بنیں گے۔

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث اور اس کا ترجمہ سنا کر ان سب کو سلام کرنے کا عادی بنانا۔

ذہنی آمادگی:

- ہم کھانا کھانے سے پہلے کون سی دعا پڑھتے ہیں؟
- ہم پانی پی کر کون سی دعا پڑھتے ہیں؟
- ہم جب گھر میں داخل ہوتے ہیں تو سب سے پہلے کیا کرنا چاہیے؟
- آج میں نے کلاس میں داخل ہونے کے بعد سب سے پہلے کیا کیا تھا؟

اگر تیسرے سوال کے جواب میں بچے السلام علیکم یا سلام کرنا بتلائیں تو انھیں شاباش دیں اور پھر سبق کا اعلان کریں۔

اعلان سبق:

آج ہم سلام کی اہمیت پر حدیث پڑھیں گے۔

معلم/معلمہ بورڈ پر عنوان لکھ دیں: '' سلام کی اہمیت ''

نئی معلومات:

''ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا:

اسلام میں سب سے بہتر عمل کون سا ہے؟

ارشاد فرمایا: ''کھانا کھلانا اور (ہر ایک کو) سلام کرنا خواہ اس سے تمھاری جان پہچان ہو یا نہ ہو۔''(۱۵)

عملی مشق (۱):

باری باری ایک ایک بچے کو بلائیں اور اس سے کہیں کہ وہ ہر بچے کے پاس جا کر مکمل سلام کرے اور جواب میں وہ بچہ مکمل جواب دے۔ معلم/معلمہ اس دوران بچوں کو بتلاتے رہیں کہ ماشاء اللہ بچو! ہمیں سب کو اسی طرح سلام کرنا ہے اور جواب دینا ہے۔

عملی مشق (۲):

بچوں کو اس بات کا عادی بنائیں اور خود بھی اس کی پابندی فرمائیں کہ جب بھی کلاس میں آئیں یا جائیں تو سلام ضرور کریں۔

عملی مشق (۳):

بچوں سے پوچھیں کہ آج گھر سے نکلتے ہوئے کس نے سب کو سلام کیا یا کل گھر پہنچ کر کس نے سب کو سلام کیا تھا؟

گھر کا کام:

بچوں سے کہیں کہ گھر میں آتے جاتے سب کو سلام کریں۔

خود احتسابی: Reflection:

بچے اگر پابندی سے سلام کرنے لگیں تو آپ کی محنت وصول ہوگئی۔

حوصلہ افزائی:

صحیح جوابات پر بچوں کو انعام دیں۔

۵ سچ

مقاصد خاص:

1. بچوں کو احادیث زبانی یاد کروانا۔
2. بچوں کو سچائی کی اہمیت سمجھا کر ان کو سچ بولنے کا عادی بنانا۔
3. بچوں کو جھوٹ بولنے سے بچانا۔
4. بچوں میں سچ بولنے کی اہمیت پیدا کرنا۔

امدادی اشیا:

کتاب۔ بورڈ۔ مارکر۔ ایک بڑا سا چارٹ جس پر حدیث اور اس کا ترجمہ خوش خط لکھا ہو۔

تعلیمی نتائج: Learning Outcome:

ان شاء اللہ تعالیٰ بچے اس سبق کو پڑھنے کے بعد اس قابل ہو جائیں گے کہ حدیث اور اس کا ترجمہ زبانی سنا سکیں۔

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں کو حدیث اور اس کا ترجمہ زبانی یاد کروانا اور ان کو سچا مسلمان بنانا۔

ذہنی آمادگی:

1. آپ کے نزدیک اچھی عادتیں کون کون سی ہیں؟
2. کون سی عادت ایسی ہے جس پر عمل کرنے سے بہت سی برائیاں چھوٹ سکتی ہیں؟
3. آپ کو کون سی عادت پسند ہے؟

اعلان سبق:

آج ہم جو حدیث پڑھیں گے اس کا نام ہے ''سچ''۔
معلم/معلمہ بورڈ پر خوش خط ''سچ'' لکھ دیں۔

نئی معلومات:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''تم سچائی کو لازم پکڑو اور ہمیشہ سچ ہی بولو، کیوں کہ سچ بولنا نیکی کے راستے پر ڈال دیتا ہے اور نیکی جنت تک پہنچا دیتی ہے۔''(۱۶)

عملی مشق:

جب کوئی بچہ کلاس میں کوئی غلطی کر دے مگر اپنی غلطی تسلیم کرے اور سچ سچ بتا دے تو معلم/ معلمہ کو چاہیے کہ اس کی سچائی کی ضرور تعریف کریں۔ اس سے بچوں میں سچ بولنے کا حوصلہ پیدا ہوگا اور وہ سچ بولنے کو اچھا فعل سمجھیں گے۔
اس حدیث کو بھی اسی طرح پڑھائیں جس طرح پچھلی حدیث پڑھائی تھی۔

گھر کا کام:

خود احتسابی: Reflection:

باب سوم (ب) مسنون اذکار و دعائیں
سبق: ۵، ۶

مقاصد خاص:

1. بچوں کو مختلف مواقع کے مسنون اذکار اور دعائیں ترجمے کے ساتھ یاد کروانا۔
2. ہر موقع پر پڑھے جانے والے مسنون اذکار اور دعائیں پڑھنے کا بچوں کو عادی بنانا۔
3. بچوں کو دین کی عملی مشق کروانا۔

امدادی اشیا:

کتاب۔ بورڈ۔ مارکر۔ چارٹ جن پر مسنون اذکار و دعائیں مع ترجمہ خوش خط لکھی ہوں۔

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں کو ہر موقع پر اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے والا بنانا اور سنت کے موافق اپنی زبان سے اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرنا سکھانا۔

ذہنی آمادگی:

1. ہمیں تمام نعمتیں کس نے دی ہیں؟ 2. ہمیں ہر حال میں کسے یاد کرنا چاہیے؟

اعلانِ سبق:

آج جو سبق ہم پڑھیں گے اس کا نام ہے "مسنون اذکار و دعائیں"۔

نئی معلومات:

ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ احکام تو شریعت کے بہت سے ہیں (جن پر عمل تو ضروری ہے ہی لیکن) مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جس کو میں اپنا معمول بنالوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہاری زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ہر وقت تر رہے۔ (۱۷)

عملی مشق:

یہ تمام اذکار و دعائیں چوں کہ کسی نہ کسی عمل سے متعلق ہیں، لہذا بچوں کو یہ اذکار عملاً یاد کروائیں۔

❶ بچوں کو سیڑھی پر لے جائیں، احتیاط سے سیڑھی چڑھوائیں اور اوپر جاتے ہوئے خود بھی زور سے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہیں ساتھ ہی بچوں سے بھی پڑھوائیں۔

❷ اسی طرح سیڑھی سے نیچے اترتے ہوئے خود بھی سُبْحَانَ اللّٰہِ کہیں اور بچوں سے بھی کہلوائیں۔

❸ کوئی اچھی چیز نظر آئے تو خود بھی مَاشَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہیں اور بچوں سے بھی کہلوائیں۔

❹ جب کسی کام کے کرنے کا ارادہ کریں تو کہیں اِنْ شَاءَ اللّٰہُ۔

❺ کسی کے مرنے کی خبر یا کوئی تکلیف پہنچے تو کہیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

❻ کوئی کچھ دے یا اچھا سلوک کرے تو کہیں جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا۔

گھر کا کام:

یہ اذکار اپنے بہن بھائیوں کو سکھائیں اور گھر میں اور باہر پڑھنے کا معمول رکھیں۔

خود احتسابی:

بچوں کو جب ان اذکار کو عام روزمرہ زندگی میں پڑھتے دیکھیں تو یہ حوصلہ افزا بات ہے۔

حوصلہ افزائی:

جب بچے ان اذکار کو پڑھیں تو ان کی حوصلہ افزائی کریں۔ کلاس میں بھی اس کا ذکر دوسرے بچوں کے سامنے کریں۔

سبق: ۷ علم میں اضافے کی دعا

کھانے سے پہلے کی دعا

کھانے کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائیں تو یہ دعا پڑھیں۔

مقاصد خاص:

1. بچوں کو اللہ تعالی سے دعا مانگنے کا عادی بنانا۔
2. ہر موقع کی مسنون دعا پڑھنے کا بچوں کو عادی بنانا۔
3. بچوں کو ہر موقع پر اللہ تعالی کو یاد کرنے اور اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی عادت ڈلوانا۔

تعلیمی نتائج: Learning Outcome:

ان شاء اللہ تعالیٰ اس سبق کو پڑھنے کے بعد بچے اس قابل ہو جائیں گے کہ مختلف دعائیں ترجمہ کے ساتھ یاد کرلیں۔

دعا پڑھنے کے مواقع پر ان دعاؤں کو پڑھنے والے بنیں گے۔

امدادی اشیا:

کتاب۔ بورڈ۔ مارکر۔ ایک بڑا سا چارٹ جس پر دعائیں اور ترجمہ لکھا ہو۔

سبق کا بنیادی تصور:

ہر موقع پر اللہ تعالی کا شکر ادا کرنا اور اس کی تعریف کرنا سکھانا۔

ذہنی آمادگی:

- ساری دنیا کو کس نے پیدا کیا ہے؟
- ہمیں نعمتیں کون دیتا ہے؟
- ہم اللہ تعالی کا شکر کس طرح ادا کر سکتے ہیں؟

اعلان سبق:

آج جو سبق ہم پڑھیں گے، اس کا نام ہے:

''کھانا کھانے کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائیں تو یہ دعا پڑھیں۔''

یہ عنوان معلم/معلمہ بورڈ پر خوش خط لکھ دیں۔

نئی معلومات:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''جب تم میں سے کوئی کھانا کھانے کا ارادہ کرے تو چاہیے کہ اللہ کا نام لے (یعنی پہلے بسم اللہ پڑھے) اور اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو بعد میں کہہ لے:

''بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ'' (۱۸)

عملی مشق:

دعا بچوں کو اچھی طرح یاد کروائیں۔ بار بار دہرائی کروائیں۔

1. پہلے معلم/معلمہ پڑھ کر سنائیں، بچے سنیں۔
2. معلم/معلمہ پڑھیں، بچے دہرائیں۔
3. ایک بچہ پڑھے، سب سنیں۔
4. ایک بچہ پڑھے، سارے بچے دہرائیں۔

دعاؤں میں خاص اہمیت اس بات کی ہے کہ بچے دعا کو صحیح تلفظ اور زیر، زبر اور پیش کو صحیح ادا کرتے ہوئے پڑھیں۔
اسی لیے زیادہ سے زیادہ بچوں کو بلا کر ان سے دعا پڑھوائی جائے۔
ایک بات بچوں کو یہ بھی بتا دیں کہ اگر کوئی کھانا کھانے سے پہلے کی دعا پڑھنا بھول جائے تو یہ دعا کھانے کے دوران میں زور سے پڑھے تا کہ اگر کوئی اور بھی دعا پڑھنا بھول گیا ہو تو وہ بھی یہ دعا پڑھ لے۔

خود احتسابی: Reflection:

گھر کا کام:

سبق:۸ کھانے کے بعد کی دعا

مقاصد عام:

بچوں کو عملی طور پر دین کی باتیں سکھانا اور یاد کروانا۔

مقاصد خاص:

1. بچوں کو ہر موقع پر اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کی عادی بنانا۔
2. مختلف مواقع کی دعائیں بچوں کو ترجمے کے ساتھ زبانی یاد کروانا۔
3. بچوں کو دعائیں پڑھنے کی عملی مشق کروانا۔

امدادی اشیا:

کتاب۔ بورڈ۔ مارکر۔ چارٹ۔ کچھ کھانے پینے کی اشیا۔ پلیٹیں۔ دسترخوان۔ جگ اور چند گلاس۔

تعلیمی نتائج: **Learning Outcome:**

ان شاء اللہ تعالیٰ اس سبق کو پڑھنے کے بعد بچے اس قابل ہو جائیں گے کہ کھانے کے بعد کی دعا اور اس کا ترجمہ زبانی سنا سکیں۔ کھانے کے بعد اس دعا کو پڑھنے کا ان شاء اللہ تعالیٰ اہتمام کریں گے۔

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں کو بچپن سے ہر موقع کی دعائیں سکھانا اور مشق کروانا تاکہ ہر موقع پر اللہ کو یاد کریں اور اس کا شکر ادا کریں۔

ذہنی آمادگی:

- سبزیاں اور پھل ہمارے لیے کس نے پیدا کیے ہیں؟
- ہمیں کون کھلاتا اور پلاتا ہے؟
- کھانے کے بعد ہمیں کس کا شکر ادا کرنا چاہیے؟

اعلان سبق:

ان شاء اللہ تعالیٰ آج جو سبق ہم پڑھیں گے اس کا نام ہے: ''کھانے کے بعد کی دعا''
معلم/معلمہ کھانے کے بعد کی دعا بورڈ پر خوش خط لکھ دیں۔

نئی معلومات:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''جو بندہ کھانا کھائے اور پھر کہے:
''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ ھٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ''
ترجمہ: ''ساری حمد اس اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے کھانا کھلایا اور میری اپنی کوشش اور تدبیر اور قوت وطاقت کے بغیر محض اپنے فضل سے مجھے یہ عطا فرمایا''
تو اس حمد وشکر کی برکت سے اس کے پچھلے سارے گناہ بخش دیے جائیں گے۔''(۱۹)

عملی مشق:

معلم/معلمہ پورا سبق بچوں کو اسی طرح پڑھائیں جس طرح پچھلے اسباق پڑھائے ہیں۔ دعا توڑ توڑ کر پڑھائیں تاکہ بچے آسانی سے یاد کرلیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ	اَطْعَمَنَا	وَسَقَانَا
وَجَعَلَنَا	مُسْلِمِیْنَ	

جب الگ الگ کر کے اچھی طرح یاد کروا دیں تو پھر پوری دعا ایک ساتھ پڑھوائیں۔ پوری دعا پڑھانے سے پہلے تین حصوں میں بھی پڑھا سکتے ہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ	اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا	وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ

بچوں سے بھی الگ الگ پڑھوائیں۔
دودھ پینے کے بعد کی دعا بھی اسی طرح پڑھوائیں۔

اَللّٰهُمَّ	بَارِكْ لَنَا فِيْهِ	وَزِدْنَا مِنْهُ

جب بچے اچھی طرح پڑھ لیں، دہرالیں تو پھر دو حصوں میں پڑھوائیں۔ پھر آخر میں پوری دعا ایک مرتبہ میں پڑھوائیں۔

عملی مشق (۲):

بچے اس سے پہلے کھانا کھانے سے پہلے کی دعا پڑھنا بھول جائیں تو کیا پڑھیں، پڑھ چکے ہیں۔
اب تمام دعاؤں کی عملی مشق ایک ساتھ بچوں کو کروانی ہے۔
پہلے کلاس میں وہ تمام دعائیں ایک ساتھ دہرالیں۔خود پڑھیں، بچوں سے پڑھوائیں، اب عملاً بچوں سے دسترخوان بچھوا کر اس پر کھانے پینے کا سامان سلیقے سے رکھوائیں۔ ہر بچے کے سامنے کھانے پینے کا سامان رکھا ہوا ہو۔
اب معلم/معلمہ بچوں کے ساتھ بیٹھ جائیں۔اب ان تمام دعاؤں کی ایک ساتھ مشق کروائیں۔
اب بچوں سے کہیں کہ کھانا شروع کریں۔معلم/معلمہ خود بھی کھانا شروع کریں۔اب بچوں سے کہیں کہ کھانا کھانے سے پہلے کی دعا کیا ہے؟ وہ سب زور سے پڑھیں۔معلم/معلمہ خود بھی وہ دعا زور سے پڑھیں۔
تھوڑی دیر بعد بچوں سے پوچھیں کہ اگر کوئی کھانا کھانے سے پہلے کی دعا پڑھنا بھول جائے تو کیا دعا پڑھے۔ بچے جواب دیں تو ماشاء اللہ کہیں۔
دسترخوان پر دودھ کا بھی انتظام ہو۔ بچوں کو کہیں وہ دودھ پئیں، اس کے بعد دودھ پینے کے بعد کی دعا پڑھیں۔اسی طرح کئی بچوں سے مشق کروائیں۔

گھر کا کام:

بچوں کو سمجھائیں کہ یہ دعا اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کو بھی یاد کروائیں۔

خود احتسابی: Reflection:

بچوں سے کارگزاری لیں کہ کون کون دعا کے موقع پر دعا مانگ رہا ہے۔اگر سب بچے اہتمام سے دعا مانگتے ہیں تو یہ بات قابلِ اطمینان ہے۔

باب چہارم: (الف) سیرت

سبق: ۱ ہمارے نبی ﷺ

مقاصد عام:

بچوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ بتلانا۔

مقاصد خاص:

1. بچوں کو دین کی بنیادی تعلیمات سے آگاہ کرنا۔
2. دین پھیلانے کے لیے محنت کرنے کا ذہن بنانا۔
3. حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت سے متاثر کرنا۔
4. بچوں کے اندر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے کی طلب پیدا کرنا۔
5. حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دین پھیلانے کے لیے قربانیوں سے بچوں کو آگاہی دینا۔

امدادی اشیا:

کتاب ۔ بورڈ ۔ مارکر ۔ خانہ کعبہ کی تصویر۔

تعلیمی نتائج:

ان شاء اللہ تعالیٰ اس سبق کو پڑھنے کے بعد بچے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ابتدائی زندگی کے بارے میں اہم معلومات حاصل کرلیں گے۔

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں کو یہ بات سمجھانا کہ ہم سب مسلمان ہیں۔ ہمارا دین اسلام ہے اور ہم تک دین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محنت کے ذریعے پہنچا ہے۔

ذہنی آمادگی:

- ہم سب کو کس نے پیدا کیا ہے؟
- سب سے پہلے نبی کون ہیں؟
- سب سے آخری نبی کون ہیں؟
- ہمارے پیارے نبی کا کیا نام ہے؟

اعلان سبق:

آج جو سبق ہم پڑھیں گے اس کا نام ہے "ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم"
معلم/معلمہ بورڈ پر خوش خط لکھ دیں: "ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم"

نئی معلومات:

ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابو طالب تجارت کے لیے شام گئے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی ساتھ تھے۔ وہاں ایک عیسائی راہب بحیرا رہتا تھا۔ اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ کر کہنے لگا:

"یہی ہے سردار جہانوں کا، یہی ہے رسول پروردگار عالم کا جس کو اللہ نے جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔"(۱۹)

عملی مشق (۱):

سبق کو چار طریقوں کے مطابق پڑھائیں۔ جو کہ پچھلے اسباق میں ذکر کیا جا چکا ہے۔

عملی مشق (۲):

سبق سے متعلق بچوں سے سوالات کریں تا کہ پتا چل جائے کہ سبق بچوں کو ذہن نشین ہو گیا ہے۔

- اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں کتنے نبی بھیجے ہیں؟
- اللہ تعالیٰ نے سب سے آخر میں کس کو نبی بنا کر بھیجا ہے؟
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں پیدا ہوئے؟

- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس مہینے میں اور کس دن پیدا ہوئے ؟
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد کا کیا نام تھا؟
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ کا کیا نام تھا؟
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم بچپن ہی سے کیسے تھے؟
- اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری کتاب ''قرآن مجید'' کس پر نازل فرمائی ؟
- اللہ تعالیٰ کس سے خوش ہو جائیں گے؟
- ہمیں کس سے بہت محبت کرنی چاہیے؟
- ہمیں کس کی پیاری باتوں پر عمل کرنا چاہیے؟

عملی مشق (۳):

سبق کے آخر میں دی گئی مشقیں کلاس میں حل کروالیں۔

گھر کا کام:

بچوں سے کہیں کہ وہ گھر جا کر اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بتائیں۔

خود احتسابی:

حوصلہ افزائی:

مشق

سوال ۱: نیچے دی ہوئی خالی جگہیں پُر کیجیے۔

1. اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں بہت سے نبی بھیجے ہیں۔
2. آپ صلی اللہ علیہ وسلم بچپن ہی سے بہت نیک تھے۔
3. آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو اچھی باتیں بتاتے تھے۔

سوال ۲: لکیر کے ذریعے ملا کر جملے مکمل کریں۔

الف	ب
آخری نبی	قرآن مجید
عرب کا مشہور شہر	حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اللہ کی آخری کتاب	مکہ مکرمہ

سوال ۳: صحیح جواب کے گرد دائرہ بنائیں۔

1. عرب کا مشہور شہر (کراچی، لاہور، مکہ مکرمہ) ہے۔
2. مکہ مکرمہ دنیا کا سب سے (نیا، پرانا، بڑا) اور بابرکت شہر ہے۔
3. پوری دنیا کے مسلمان خانہ کعبہ کی طرف رخ کر کے (نماز، اخبار، کتاب) پڑھتے ہیں۔

سبق: ۲　　ہمارے نبی ﷺ کا وطن

مقاصد عام:

بچوں کے دلوں میں اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا کرنا۔

مقاصد خاص:

1. بچوں میں دینی شعائر کی اہمیت وعظمت پیدا کرنا۔
2. بچوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے پیدائش کے بارے میں بتلانا۔
3. بچوں کو مکہ مکرمہ کے بارے میں بنیادی معلومات فراہم کرنا اور ان میں اس شہر کی اہمیت وعظمت پیدا کرنا۔

امدادی اشیا:

کتاب۔ بورڈ۔ مارکر۔ خانہ کعبہ کا ماڈل۔ دنیا کا نقشہ جس میں مکہ مکرمہ دکھایا گیا ہو۔ خانہ کعبہ کی تصویر۔

تعلیمی نتائج: Learning Outcome:

1. ان شاء اللہ اس سبق کو پڑھنے کے بعد بچے اس قابل ہو جائیں گے کہ مکہ مکرمہ کی اہمیت وعظمت جان لیں۔
2. مکہ مکرمہ کے پانچ قرآنی نام بتا سکیں۔
3. خانہ کعبہ کے متعلق ضروری معلومات بتا سکیں گے۔

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں کو مکہ مکرمہ کی اہمیت سمجھانا۔

ذہنی آمادگی:

- ہم نماز کہاں جا کر پڑھتے ہیں؟
- ہم نماز کس کی طرف رخ کر کے پڑھتے ہیں؟
- مسجد کس کا گھر ہے؟
- خانہ کعبہ کس شہر میں ہے؟

اعلان سبق:

آج جو سبق ہم پڑھیں گے اس کا نام ہے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وطن۔

معلم/معلمہ بورڈ پر خوش خط لکھ دیں: ’’ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وطن‘‘

نئی معلومات:

مکہ مکرمہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت سے شہروں سے زیادہ محبوب ہے۔ مسلمانوں کا قبلہ اور ان کی دلی محبت کا مرکز ہے۔ حج کا مرکز ہے۔ اس میں خانہ کعبہ ہے جو روئے زمین پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے بنایا جانے والا سب سے پہلا گھر ہے۔ یہاں کی ایک نماز ایک لاکھ نماز کا درجہ رکھتی ہے۔ [۲۰]

عملی مشق (۱):

معلم/معلمہ سبق اسی ترتیب سے پڑھائیں جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے۔

جو چیزیں سبق میں یاد کروانے کی ہیں، ان سے متعلق زبانی سوالات بھی کیے جائیں اور ان کو بورڈ پر بھی لکھوایا جائے۔ ان کو زبانی بار بار دہرایا جائے تاکہ اچھی طرح ذہن نشین ہو جائیں۔

چند سوالات یہ ہو سکتے ہیں:

- ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وطن کیا ہے؟
- اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مکہ مکرمہ کے کتنے نام ذکر کیے ہیں؟
- قرآن کریم میں مکہ مکرمہ کے جو نام ذکر کیے گئے ہیں، وہ بتائیں۔
- پوری دنیا کے مسلمان کس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے ہیں؟

عملی مشق (۲):

بچوں کو باری باری بلائیں اور انھیں مندرجہ ذیل الفاظ بورڈ پر لکھنے کو کہیں:

1. عرب کا مشہور شہر مکہ مکرمہ ہے۔
2. مکہ۔
3. بکہ۔
4. ام القری۔
5. قریۃ۔
6. البلد۔
7. پوری دنیا کے مسلمان (اس کے آگے دوسرے بچے سے لکھوائیں):
8. بیت اللہ کی طرف۔
9. رخ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔

گھر کا کام:

بچوں کو سمجھا دیں کہ سبق کے آخر میں دی گئی مشق کس طرح حل کرنی ہے۔ وہ گھر سے کر کے لانے کو کہہ دیں۔

نوٹ: مشق کلاس میں بھی حل کروائی جا سکتی ہے۔

خود احتسابی:

سبق پڑھانے کے بعد اگر بچے سبق کی اہم باتیں زبانی سنا دیں تو یہ بات قابل اطمینان ہے۔

حوصلہ افزائی:

اگر کوئی بچہ آدھا جواب بھی صحیح دے دے تو اس کی حوصلہ افزائی کریں، اس طرح ان شاء اللہ تعالیٰ وہ مزید محنت کرنے والا بن جائے گا۔

مشق

سوال:۱ مختلف شکلوں میں لکھے ہوئے الفاظ کو جوڑ کر جملے مکمل کریں پھر ان جملوں کو نیچے لائنوں میں لکھیں:

مکہ مکرمہ	عرب	مکہ مکرمہ	دنیا	کا
میں		کا	اللہ تعالیٰ	سب
مشہور	سے	شہر	پرانا	کا
اور	گھر	بابرکت	مکہ مکرمہ	شہر
ہے		ہے		ہے

۱ مکہ مکرمہ دنیا کا سب سے پرانا اور بابرکت شہر ہے

۲ مکہ مکرمہ میں اللہ تعالیٰ کا گھر ہے

۳ عرب کا مشہور شہر مکہ مکرمہ ہے

سوال:۲ نیچے دیے گئے پانچ دائروں میں مکہ مکرمہ کے قرآنی نام لکھیے:

۱ مکہ ۲ بکہ ۳ ام القریٰ ۴ قریۃ ۵ بلد

سبق: ۳ ہمارے نبی ﷺ کی پرورش

مقاصد عام:

1. بچوں میں اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا کرنا۔
2. بچوں میں اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا جذبہ پیدا کرنا۔

مقاصد خاص:

1. بچوں کو اسلامی تاریخ سے روشناس کروانا۔
2. بچوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سے آگاہ کرنا۔
3. بچوں کو بچپن سے اچھی تربیت دینا۔

امدادی اشیا:

بورڈ ۔ مارکر ۔ کتاب ۔ مکہ مکرمہ کی چند پرانی تصاویر۔

تعلیمی نتائج: Learning Outcome:

ان شاء اللہ تعالیٰ اس سبق کو پڑھنے کے بعد بچے اس قابل ہوجائیں گے کہ یہ بتلاسکیں کہ بچپن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش کن کن لوگوں نے کی۔

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں کو اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے بارے میں بنیادی معلومات فراہم کرنا تاکہ ان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت واطاعت کا جذبہ پیدا ہوجائے۔

ذہنی آمادگی:

- سب سے آخری نبی کون ہیں؟

- ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کس شہر میں پیدا ہوئے؟
- ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے والد کا کیا نام تھا؟
- ہم اپنے ابو کے ابو کو کیا کہتے ہیں؟

اعلان سبق:

آج ہم پڑھیں گے کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش کس نے کی تھی۔
معلم/معلمہ سبق پر خوش خط لکھ دیں: ''ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش''

نئی معلومات:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا عبدالمطلب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ ساتھ رکھتے تھے۔ عبدالمطلب جب مسجد حرام میں حاضر ہوتے تو خانہ کعبہ کے سائے میں آپ کے لیے ایک خاص فرش بچھایا جاتا، کسی کی مجال نہ تھی کہ اس پر قدم رکھ سکے حتیٰ کہ عبدالمطلب کی اولاد بھی اس فرش کے ارد گرد حاشیہ اور کنارے پر بیٹھتی، مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم آتے تو بے تکلف مسند پر بیٹھ جاتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسند سے ہٹانا چاہتے مگر عبدالمطلب کمال شفقت سے یہ فرماتے کہ میرے بیٹے کو چھوڑ دو۔ اللہ کی قسم! اس کی شان ہی کچھ نئی ہوگی۔ پھر بلا کر اپنے قریب بٹھلاتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے اور مسرور ہوتے۔

عملی مشق (۱):

اس سبق میں تمام باتیں بچوں کو یاد کروانے کی ہیں، لہٰذا بہت اچھی طرح پڑھانے، دہرائی کروانے اور بورڈ پر لکھوانے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح زبانی سوال و جواب اس طرح ہوں کہ بچوں کو سبق اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے۔

پہلے معلم/معلمہ سبق پڑھیں۔ سارے بچے سبق سنیں۔ پھر معلم/معلمہ پڑھیں، بچے دہرائیں۔
پھر ایک بچہ پڑھے، سب سنیں۔ پھر ایک بچہ پڑھے، سارے دہرائیں۔

عملی مشق (۲):

معلم/معلمہ بچوں کے پڑھنے کے دوران ان کے تلفظ کا بغور جائزہ لیتے رہیں۔ایک اہم اصول یہاں ذہن میں یہ رکھنا ہے کہ ہمیں بچوں کی غلطیاں نہیں نکالنی بل کہ ان کی اصلاح کرنی ہے تاکہ ان کی روانی متاثر نہ ہو۔لہٰذا پڑھنے کے دوران ان کی غلطیاں نہ نکالیں بل کہ بچے جہاں غلطی کریں وہ لفظ بورڈ پر لکھ کر آخر میں اس کے پڑھنے کی اجتماعی مشق کروادیں۔

جب ان الفاظ کی درست ادائیگی کی اچھی طرح مشق ہوجائے تو غلط پڑھنے والے بچوں ہی سے سبق پڑھوائیں۔اس طرح ان شاء اللہ تعالیٰ وہ صحیح پڑھنے لگیں گے۔

چند مشکل الفاظ ذیل میں درج کیے جاتے ہیں:

پیدائش　　پَرورِش　　اِنتِقال

ان مشکل الفاظ کے معانی بتادیں اور جملے بھی بنوائیں:

الفاظ	معانی	تفصیل
انتقال	مرجانا	جن لوگوں کا انتقال ہوجاتا ہے انھیں قبرستان میں دفن کردیتے ہیں۔
پیدائش	پیدا ہونا	ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش مکہ مکرمہ میں ہوئی۔
پرورش	پالنا	ہمارے والدین ہماری پرورش کرتے ہیں۔

عملی مشق (۳):

- ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام کیا تھا؟
- ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے والد حضرت عبداللہ کا انتقال کب ہوچکا تھا؟
- جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر آٹھ سال دو ماہ ہوئی تو کس کا انتقال ہوگیا؟

گھر کا کام:

سبق کے آخر میں دی گئی مشق بچوں کو سمجھادیں اور گھر سے کرکے لانے کو کہیں۔

خود احتسابی: Reflection:

جب بچے درست جواب دینے لگیں تو پھر اطمینان کیا جا سکتا ہے کہ انھیں سبق ذہن نشین ہو گیا ہے۔

سوال ۱: خالی جگہیں پُر کریں۔

1. ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے والد حضرت عبداللہ کا انتقال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے پہلے ہی ہو چکا تھا۔
2. والدہ کے انتقال کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا نے کی۔
3. جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر آٹھ سال دو ماہ ہوئی تو آپ کے دادا کا بھی انتقال ہو گیا۔

سوال ۲: ذیل میں دیے گئے خانوں میں الفاظ لکھ کر جملہ مکمل کریں:

(الف)	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد کا نام	حضرت عبداللہ
(ب)	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ کا نام	حضرت آمنہ
(ج)	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا کا نام	حضرت عبدالمطلب
(د)	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کا نام	ابوطالب

سبق:۴ ہمارے نبی ﷺ کی چند عادات مبارکہ

مقاصد عام:

1. بچوں میں اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا کرنا۔
2. بچوں میں دین پر چلنے کا شوق پیدا کرنا۔

مقاصد خاص:

1. بچوں میں اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا جذبہ پیدا کرنا۔
2. بچوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اچھی عادات سے روشناس کرانا۔
3. بچوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کا شوق پیدا کرکے ان میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادات کو اپنانے کا جذبہ پیدا کرنا۔

امدادی اشیا:

بورڈ ۔ مارکر ۔ کتاب ۔ چارٹ وغیرہ

تعلیمی نتائج: Learning Outcome:

ان شاء اللہ تعالیٰ اس سبق کو پڑھنے کے بعد بچے اس قابل ہو جائیں گے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چند عادات مبارکہ کو بیان کرسکیں۔

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں کو یہ بات سمجھانا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی شخصیت پیروی کے لائق ہے اور جب ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کریں گے تو دنیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ ہمیں کامیاب فرمائیں گے۔

ذہنی آمادگی:

- کیسے بچے کو لوگ پسند کرتے ہیں؟
- اللہ تعالیٰ کیسے بچوں کو پسند کرتے ہیں؟

- چند اچھی عادتیں بتائیں؟
- انسانوں میں سب سے اچھی عادت والے کون ہیں؟

اعلان سبق:

آج ہم جو سبق پڑھیں گے اس کا نام ہے "ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چند عادات مبارکہ"۔
معلم/معلمہ بورڈ پر مندرجہ بالا عنوان خوش خط لکھ دیں۔

نئی معلومات:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قوم میں سب سے زیادہ بامروت اور سب سے زیادہ خلیق اور سب سے زیادہ ہمسایوں کی خبر گیری کرنے والے اور سب سے زیادہ برداشت کرنے اور برائی کا بدلہ برائی سے نہ دینے والے اور سب سے زیادہ سچے اور امانت دار اور سب سے زیادہ گالم گلوچ اور فحش اور بری بات سے زیادہ دور تھے۔ اسی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام امین رکھا۔

عملی مشق (ا):

اس سبق میں بنیادی بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اچھی عادات بچوں کو سمجھانی اور سکھانی ہیں۔
اس سبق کو بھی اسی طرح پڑھائیں جس طرح اسباق پڑھانے کا عرض کیا گیا ہے۔ سبق پڑھاتے ہوئے مندرجہ ذیل الفاظ کا مطلب سمجھا دیں:

صادق : سچ بولنے والا۔
امین : امانت کو ٹھیک طرح ادا کرنے والا۔
بااخلاق : اچھے اخلاق والا۔
رحم دل : نرم دل والے۔ رحم کرنے والے۔
مجبوروں : پریشان حال یا جن کو کسی چیز کی ضرورت ہو اور وہ چیز ان کے پاس نہ ہو۔

عملی مشق (۲):

- ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اچھی عادات بچوں کو بتلائیں۔

1. ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بچپن ہی سے نیک اور سمجھدار تھے۔
2. صادق اور امین تھے۔
3. با اخلاق اور رحم دل تھے۔
4. کمزوروں اور مجبوروں کی مدد فرماتے تھے۔
5. طبیعت میں انتہائی نرمی اور شفقت تھی۔

- جن بری باتوں سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دور رہتے تھے، وہ بچوں کو بتائیں۔

1. بری باتوں اور غلط کاموں سے ہمیشہ بچتے تھے۔
2. لڑائی، جھگڑے، گالم گلوچ اور ہر بری بات سے دور رہتے تھے۔
3. کبھی کسی کا دل نہیں دکھاتے تھے۔
4. کبھی بھی وعدہ خلافی نہیں کرتے تھے۔

عملی مشق (۳):

چند پرچیوں پر مختلف اچھے اور برے کام لکھ دیں:

اچھے کام	برے کام
سچ بولنا	بری باتوں
امانت ادا کرنا	غلط کاموں
اچھے اخلاق	لڑائی
رحم دل	جھگڑے
کمزوروں کی مدد	گالم گلوچ
مجبوروں کی مدد	دل دکھانا
نرمی اور شفقت	وعدہ خلافی

اب ان پرچیوں کو ایک ڈبے میں ڈال دیں اور بچوں کو باری باری بلائیں۔ اب ایک بچہ آئے اور ایک پرچی نکالے، پرچی پر اگر اچھی عادت لکھی ہے، مثلاً:

- ''سچ بولنا'' تو کہے: ہمیں سچ بولنا چاہیے جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم سچ بولا کرتے تھے۔
- ''کمزوروں کی مدد'': ہمیں کمزوروں کی مدد کرنی چاہیے جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کمزوروں کی مدد کیا کرتے تھے۔

پرچی پر اگر بری عادت لکھی ہے، مثلاً:

- ''بری باتوں'': ہمیں بری باتوں سے بچنا چاہیے جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم بری باتوں سے بچتے تھے۔
- ''وعدہ خلافی'': ہمیں وعدہ خلافی سے بچنا چاہیے جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم وعدہ خلافی سے بچتے تھے۔

اس مشق میں معلم/معلمہ بچوں کو پہلے اچھی طرح سمجھا دیں کہ اچھی باتیں کون سی ہیں اور بری باتیں کون سی اور اچھی باتوں پر ہمیں کیا کہنا ہے اور بری باتوں پر کیا کہنا ہے۔

گھر کا کام:

اپنے گھر والوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادات کے بارے میں بتائیں۔

خود احتسابی: Reflection:

عملی مشق نمبر ۳ میں اگر تمام بچے صحیح جواب دے دیں تو یہ قابل اطمینان بات ہوگی ورنہ مزید کوشش کریں۔

حوصلہ افزائی:

بچوں کے صحیح جوابات پر ماشاء اللہ، سبحان اللہ کہہ کر حوصلہ افزائی کرتے رہیں۔

مشق

سوال ۱: خالی جگہیں پُر کریں۔

(الف) ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ با اخلاق اور رحم دل تھے۔

(ب) ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ سچ بولتے تھے۔

(ج) ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بُری باتوں اور غلط کاموں سے ہمیشہ بچتے تھے۔

سوال ۲: اچھی اور بُری عادات ملا کر لکھ دی گئی ہیں، آپ ان کو الگ الگ لکھیں۔

شفقت کرنا، رحم کرنا، جھوٹ بولنا، دوسروں کو ستانا، دوسروں کی مدد کرنا، دل دُکھانا، سچ بولنا، لڑائی کرنا۔

اچھی عادتیں	بُری عادتیں
شفقت کرنا	جھوٹ بولنا
رحم کرنا	دوسروں کو ستانا
دوسروں کی مدد کرنا	دل دُکھانا
سچ بولنا	لڑائی کرنا

باب چہارم: (ب) اخلاق و آداب

سبق: ۵ سلام

مقاصد عام:

❶ بچوں میں اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا کرنا۔
❷ جن کاموں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوتے ہیں، ان کا شوق بچوں کے دلوں میں پیدا کرنا۔

مقاصد خاص:

❶ بچوں میں دین سیکھنے کا جذبہ پیدا کرنا۔
❷ بچوں میں دین پر عمل کرنے کا شوق پیدا کرنا۔
❸ بچوں کو دین کی باتوں پر اپنے سامنے عمل کروانا۔

امدادی اشیا:

کتاب۔ بورڈ۔ مارکر۔ چارٹ جس پر خوش خط ''اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ''
اور ''وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ'' لکھا ہوا ہو۔

تعلیمی نتائج: Learning Outcome:

ان شاء اللہ تعالیٰ بچے اس سبق کو پڑھنے کے بعد اس قابل ہو جائیں گے کہ مکمل سلام اور اس کا جواب سیکھ لیں، اور سلام کرنے کے چند فضائل سنا سکیں۔

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں کو بچپن سے اس بات کا عادی بنانا کہ وہ پابندی سے سب کو سلام کرنے والے ہوں اور سلام کرنے کی ان کو عادت پڑ جائے اور وہ سلام میں پہل کرنے میں شرم محسوس نہ کریں۔

ذہنی آمادگی:

- ہم روزانہ صبح کہاں جاتے ہیں؟
- اسکول سے چھٹی کے بعد ہم کہاں جاتے ہیں؟
- جب صبح گھر سے نکلتے ہیں تو ہمیں گھر والوں کو کیا کہہ کر گھر سے نکلنا چاہیے؟

اعلان سبق:

آج جو سبق ہم پڑھیں گے اس کا نام ہے ''سلام''۔

معلم/معلمہ خوش خط بورڈ پر لکھ دیں: ''سلام''

نئی معلومات:

پہلے احادیث کے عنوان میں سبق نمبر (۴) میں سلام کی اہمیت پر سبق گزرا ہے، وہی معلومات یہاں سنا دیں۔

عملی مشق (۱):

اس سبق کو اسی طرح چار طریقوں کے مطابق پڑھائیں جو پہلے ذکر کیے جا چکے ہیں۔

عملی مشق (۲):

سبق سے متعلق سوالات بچوں سے پوچھیں:

- جب مسلمان آپس میں ملتے ہیں تو کیا کرتے ہیں؟
- جب کسی کو سلام کیا جائے تو کتنا سلام کرنا چاہیے؟
- جب کوئی سلام کرے تو اس کے جواب میں کیا کہنا چاہیے؟
- جب دو مسلمان ایک دوسرے کو سلام کرتے ہیں اور ہاتھ ملاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کیا کر دیتے ہیں؟
- سلام کرنے سے کیا بڑھتی ہے؟
- مصافحہ کس طرح کرنا چاہیے؟

عملی مشق (۳):

ایک بچے کو کلاس سے باہر بھیجیں اور اسے سمجھا دیں کہ وہ کلاس میں آ کر پورا سلام کرے، بچوں کو بھی

پہلے سے سمجھا دیں کہ وہ ایک آواز میں مکمل سلام کا جواب کہیں۔
پھر بچوں کو سمجھائیں کہ ہمیں ہر جگہ اسی طرح سلام کرنا ہے اور سلام کا جواب دینا ہے۔

گھر کا کام:

گھر جا کر سب سے پہلے سب کو سلام کرنا ہے، اسی طرح گھر سے نکل کر کہیں جاتے ہوئے بھی سب کو سلام کر کے جانا ہے۔

حوصلہ افزائی:

جب بچے صحیح جواب دیں تو ماشاء اللہ، سبحان اللہ کہہ کر ان کی حوصلہ افزائی کریں۔ بچے غلطی کریں تو ان کی غلطی کو کم کر کے بتلائیں، کہیں معمولی غلطی ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ ٹھیک ہو جائے گی۔

مشق

سوال ۱: ذیل میں دیے گئے خانوں میں پہلے، تیسرے، پانچویں اور ساتویں حروف کو جوڑ کر کالم "الف" میں لکھیں اور دوسرے، چوتھے، چھٹے اور آٹھویں حروف کو جوڑ کر کالم "ب" میں لکھیں:

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
ث	گ	و	ن	ا	ا	ب	ہ
د	د	و	ش	س	م	ت	ن
س	ہ	ل	ی	ا	ل	م	و

الف	ب
ثواب	گناہ
دوست	دشمن
سلام	ہیلو

سبق: ۶ پینے کے آداب

مقاصد خاص:

1. بچوں میں دین کو سیکھ کر اس پر عمل کرنے کا شوق پیدا کرنا۔
2. کھانے پینے کی سنتوں پر عمل کرنا سکھلانا۔
3. دین کو سیکھنے کا شوق پیدا کرنا۔

امدادی اشیا:

کتاب۔ بورڈ۔ مارکر۔ ایک بڑا چارٹ جس پر پانی پینے کے آداب خوش خط لکھے ہوں۔ پانی کا جگ۔ چند گلاس۔

تعلیمی نتائج: Learning Outcome:

ان شاء اللہ تعالیٰ بچے اس سبق کو پڑھنے کے بعد اس قابل ہو جائیں گے کہ پانی پینے کے چند آداب بتلا سکیں اور عمل کر کے بھی دکھلا سکیں۔

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں کو روزمرہ اسلامی آداب کی عملی مشق اس طرح کروانا کہ وہ ان آداب کو اپنی زندگی کا حصہ بنالیں۔

ذہنی آمادگی:

- ہمیں پیاس لگتی ہے تو ہم کیا کرتے ہیں؟
- آپ کو پینے میں سب سے زیادہ کیا چیز پسند ہے؟
- یہ ساری پینے کی چیزیں ہمارے لیے کس نے پیدا کی ہیں؟
- ہم کس طرح پانی پئیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سے خوش ہو جائے؟

اعلان سبق:

آج جو ہم سبق پڑھیں گے اس کا نام ہے "پینے کے آداب"۔

معلم/معلمہ بورڈ پر خوش خط لکھ دیں:

"پینے کے آداب"

اگر ہم پانی بھی آداب کے ساتھ پئیں گے تو اللہ تعالیٰ ہم سے خوش ہو جائیں گے۔

نئی معلومات:

پانی اللہ تعالیٰ کی کتنی بڑی نعمت ہے۔ پانی نہ ہو تو ہم زندہ نہیں رہ سکتے۔ ہر کام میں پانی کی ضرورت پڑتی ہے۔ کھانا پکانے میں، برتن دھونے میں، کپڑے دھونے میں، پودوں کو پانی دینے وغیرہ میں۔ ہم بھی دن میں کتنی مرتبہ پانی پیتے ہیں، لہٰذا ہم جب بھی پانی پئیں تو خوب اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔ جب بھی کوئی پانی پیتا ہے اور پھر الحمدللہ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے بے حد خوش ہوتے ہیں۔

عملی مشق (۱):

پہلے بچوں کو اچھی طرح سبق پڑھا دیا جائے تاکہ بچوں کو پینے کے آداب یاد ہو جائیں۔

سبق میں کوئی ایسا مشکل لفظ نہیں جس کی وضاحت کی ضرورت ہو۔ معلم/معلمہ جب سبق پڑھ کر سنائیں تو ساتھ ساتھ ہاتھ اور مطلوبہ اشارے بھی کریں۔ مثلاً جب کہیں سیدھے ہاتھ سے پینا تو دائیں ہاتھ کو اوپر اٹھا کر اس سے اشارہ کریں تاکہ بچوں کے سامنے واضح ہو جائے کہ اس ہاتھ سے پینا ہے۔ جب کہیں پینے کے بعد الحمدللہ کہنا ہے تو پینے کے بعد کہہ کر رک جائیں۔ پھر اہتمام سے کہیں "الحمدللہ" کہنا تاکہ پتا چل جائے کہ اصل ادب "الحمدللہ" کہنا ہے۔

عملی مشق (۲):

اب عملاً پینے کے آداب سکھانے کے لیے معلم/معلمہ پہلے خود آداب کے مطابق پی کر دکھائیں:

- سیدھے ہاتھ میں پانی کا گلاس لے کر کہیں "سیدھے ہاتھ سے پینا"

- پھر کہیں ''بیٹھ کر پینا''
- پھر پانی کے گلاس کے اندر دیکھتے ہوئے کہیں ''دیکھ کر پینا''
- پھر کہیں ''بسم اللہ پڑھ کر پینا''
- پھر کہیں ''تین سانس میں پینا''
- اس کے بعد بسم اللہ کہہ کر پانی پینا شروع کر دیں۔ ایک گھونٹ لے کر گلاس منہ سے الگ کر کے سانس لیں پھر دوبارہ اور سہ بارہ اسی طرح کریں۔
- جب پانی ختم کر چکیں تو کہیں ''پینے کے بعد الحمدللہ کہنا''

یہ مشق کئی بچوں سے کروائیں۔ بچے اسی طرح سمجھا کر پانی پئیں۔
اب بچوں کو سمجھائیں کہ وہ صرف عمل کر کے دکھائیں، کہیں کچھ نہیں۔

گھر کا کام:

جب یہ مشق اچھی طرح ہو جائے تو پھر بچوں کو بتائیں کہ یہ باتیں جو انھوں نے سیکھی ہیں، گھر میں بتانی ہیں اور اسی کے مطابق ہمیشہ پانی یا کوئی بھی شربت وغیرہ پینا ہے۔ البتہ دودھ پینے کے بعد کی دعا دوسری ہے۔

خود احتسابی:

مشق

سوال ۱: قوسین میں دیے گئے الفاظ کی مدد سے خالی جگہیں پُر کیجیے۔

1. پانی ___بیٹھ کر___ پینا۔ (لیٹ کر، بیٹھ کر، کھڑے ہو کر)
2. پانی ___دیکھ کر___ پینا۔ (بغیر دیکھ کر، آنکھیں بند کر کے، دیکھ کر)
3. پانی ___تین___ سانس میں پینا۔ (تین، بغیر، ایک)

سبق: ۷ کھانے کے آداب

مقاصد عام:

بچوں میں دین سیکھنے اور اس پر عمل کرنے کا جذبہ پیدا کرنا۔

مقاصد خاص:

1. بچوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کی محبت پیدا کرنا۔
2. بچوں کو حضور صلی اللہ کی سنتیں سکھانا۔
3. بچوں کو کھانے کے آداب سکھانا۔

امدادی اشیا:

کتاب۔ بورڈ۔ مارکر۔ دسترخوان۔ پلیٹیں۔ کچھ کھانے کی چیزیں۔

تعلیمی نتائج: Learning Outcome:

ان شاء اللہ تعالیٰ بچے اس سبق کو پڑھنے کے بعد بچے اس قابل ہو جائیں گے کہ کھانے کے چند آداب بیان بھی کر سکیں اور ان پر عمل بھی کر سکیں۔

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں کو یہ بات سمجھانی ہے کہ ہم کھاتے ہوئے سنتوں پر چلیں گے تو اس سے بھی اللہ تعالیٰ ہم سے خوش ہوں گے۔

ذہنی آمادگی:

- ہم کھانا کس چیز میں رکھ کر کھاتے ہیں؟
- ہم پانی کس چیز میں پیتے ہیں؟
- ہم کس ہاتھ سے کھاتے ہیں؟

اعلان سبق:

آج جو سبق ہم پڑھیں گے اس کا نام ہے ''کھانے کے آداب''۔
معلم/معلمہ بورڈ کے اوپر خوش خط لکھ دیں: ''کھانے کے آداب''

نئی معلومات:

معلم/معلمہ سے گزارش ہے کہ سنتوں اور آداب پر مشتمل کتب اپنے مطالعے میں رکھیں تا کہ بچوں کو اچھی طرح آداب سکھا سکیں۔ اس سلسلے میں اسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مطالعہ ان شاء اللہ تعالیٰ مفید ثابت ہوگا۔

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں (بچپن میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آغوش شفقت میں پرورش پارہا تھا تو (کھانے کے وقت) میرا ہاتھ پلیٹ میں ہر طرف چلتا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نصیحت فرمائی کہ (کھانے سے پہلے) بسم اللہ پڑھا کرو اور اپنے داہنے ہاتھ سے اور اپنے سامنے ہی سے کھایا کرو۔ [۲۱]

عملی مشق (۱):

اس سبق میں بھی پڑھنے کی عملی مشق اسی طرح کی جائے جس طرح پہلے اسباق میں کی گئی ہے۔ جملوں کو توڑ توڑ کر پڑھائیں تا کہ بچے آسانی سے پڑھ لیں۔

عملی مشق (۲):

اگر ممکن ہو تو کسی دن اسلامیات کے گھنٹے میں یا بریک (Break) میں کھانے کی عملی مشق کروائیں۔
بچے کھانے کی جو چیزیں لنچ میں لے کر آتے ہیں، معلم/معلمہ ان کو آداب کے مطابق کھانا سکھائیں۔
یہ مشق اس وقت کروائیں جب بچوں کو سبق اچھی طرح یاد ہو جائے۔
کسی صاف ستھری جگہ پر دسترخوان بچھائیں۔ سب بچوں سے اپنی نگرانی میں ہاتھ دھلوائیں۔ پھر

معلم/معلمہ خود بھی اپنے کھانے کے سامان کے ساتھ بچوں کے ساتھ دسترخوان پر بیٹھیں، عملاً کرتے بھی رہیں اور بتلاتے بھی رہیں۔

ہر عمل کے شروع میں اس کا طریقہ زبانی ذکر کریں۔ مثلاً اب ہم بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کریں گے اور سیدھے ہاتھ سے کھائیں گے۔

جی! تمام بچے بسم اللہ پڑھ لیں زور سے، ماشاء اللہ۔ اب سیدھا ہاتھ اوپر اٹھائیں، اب سیدھے ہاتھ سے کھانا شروع کریں۔ اسی طرح آخر تک سمجھاتے رہیں۔

عملی مشق (۳):

تمام کام بچوں سے کروائیں۔ انھیں دسترخوان بچھانا۔ پلیٹیں دسترخوان پر رکھنا سکھائیں۔ تمام پلیٹیں سلیقے سے برابر فاصلے سے دسترخوان پر رکھنا سکھائیں۔ ان کی حوصلہ افزائی بھی کرتے رہیں۔

بچوں کو یہ بھی سمجھائیں کہ سب انگلیاں اس طرح چاٹیں کہ آواز نہ نکلے اور دوسروں کو گھن نہ آئے۔

انگلیاں بالکل آخر میں ہاتھ دھونے سے پہلے چاٹیں پھر ہاتھ دھولیں اور کسی رومال وغیرہ سے ہاتھ پونچھ لیں۔ چوں کہ پانی کے آداب پچھلے سبق میں بچے پڑھ چکے ہیں لہٰذا ان آداب کا تذکرہ بھی ساتھ ساتھ کرتے رہیں۔

عملی مشق (۴):

سبق کے آخر میں دی گئی مشقیں کلاس میں حل کروائیں۔

گھر کا کام:

- گھر میں امی ابو کو بتائیں کہ آج ہم نے اسکول میں کھانا کھانے کے آداب سیکھے ہیں۔
- گھر میں اسی طرح کھانا کھائیں۔
- اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کو بھی یہ آداب سکھائیں۔

خود احتسابی: **Reflection:**

سبق کے بعد یہ سوچنا کہ اس سبق کو مزید بہتر کس طرح بنایا جا سکتا تھا اور آئندہ اور بہتر طریقے سے پڑھاؤں گا/ پڑھاؤں گی۔

- چارٹ کی مدد سے پڑھانا۔
- کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے کی فضیلت سنانا وغیرہ۔

حوصلہ افزائی:

سبق کے دوران اور آخر میں بچوں کی انفرادی اور اجتماعی خوبیوں پر نظر رکھیں اور وقتاً فوقتاً ماشاء اللہ، سبحان اللہ کہہ کر بچوں کو ان کی ان خوبیوں پر مطلع کرتے رہیں۔

سوال ۱: خالی جگہیں پُر کیجیے۔

(الف) تین انگلیوں سے کھانا۔

(ب) کھانے میں عیب نہ نکالنا۔

(ج) کھانے کے بعد ہاتھ دھونا۔

سوال ۲: لکیر کے ذریعے ملا کر جملے مکمل کریں۔

الف	ب
بیٹھ کر	دھو کر کھانا
دونوں ہاتھ	گرم نہ کھانا
سیدھے	کھانا
بہت زیادہ	ہاتھ سے کھانا

سبق:۸ والدین کا ادب

مقاصد خاص:

1. بچوں میں بڑوں کا ادب کرنے کا جذبہ پیدا کرنا۔
2. بچوں میں والدین کی محبت، ان کا ادب اور ان کی فرماں برداری کا شوق پیدا کرنا۔
3. والدین کی نافرمانی سے بچوں کو بچانا۔

امدادی اشیا:

کتاب۔ بورڈ۔ مارکر۔

تعلیمی نتائج: **Learning Outcome:**

ان شاء اللہ تعالیٰ بچے اس سبق کو پڑھنے کے بعد اس قابل ہو جائیں گے کہ والدین اور بڑوں کا ادب سیکھ لیں۔

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں کی بچپن سے ایسی تربیت کرنا کہ وہ والدین کا ادب اور ان کی فرماں برداری کریں۔ اسی طرح بڑوں کا بھی ادب کریں اور ان کی بے ادبی سے بچیں۔

نئی معلومات:

قرآن پاک میں اولاد کو خاص طور سے ہدایت فرمائی گئی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ماں باپ کے لیے رحمت و مغفرت مانگا کریں۔

وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ۝ (۲۴)

ترجمہ: ''اور یہ دعا کرو کہ: "یا رب! جس طرح انھوں نے میرے بچپن میں مجھے پالا ہے، آپ بھی ان کے ساتھ رحمت کا معاملہ کیجیے۔"

ذہنی آمادگی:

- ہم سب کو کس نے پیدا کیا ہے؟
- ہمیں ساری نعمتیں کس نے دی ہیں؟
- دنیا میں ہم سے سب سے زیادہ محبت کون کرتے ہیں؟
- ہمارے لیے کھانا کون پکاتا ہے؟
- ہمارے لیے بازار سے سامان کون خرید کر لاتا ہے؟

اعلان سبق:

معلم/معلمہ بورڈ پر خوش خط "والدین کا ادب" لکھ دیں۔ اور پھر کہیں آج جو ہم سبق پڑھیں گے اس کا نام ہے"والدین کا ادب"

عملی مشق (۱):

چوں کہ اس سبق میں دو عنوانات ہیں۔ پہلا عنوان ہے"والدین کا ادب" اور دوسرا عنوان ہے"بڑوں کی عزت"۔ لہٰذا اس سبق کو دو حصوں میں پڑھایا جائے گا۔ اب معلم/معلمہ پہلا عنوان"والدین کا ادب" پورا پڑھیں اور تمام بچے سنیں۔

سبق پڑھتے ہوئے ہاتھ سے اشارہ بھی کرتے رہیں۔ مثلاً جب یہ جملہ پڑھیں:"اپنے امی، ابو کی نافرمانی نہ کریں" تو ہاتھوں کو دائیں سے بائیں اور بائیں سے دائیں حرکت دیں تاکہ بچے سمجھ جائیں کہ یہ کام نہیں کرنا چاہیے۔ اسی طرح جب یہ جملہ پڑھیں:"اپنے ابو سے آہستہ آواز میں بات کریں" تو دائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے آہستہ سے اوپر سے نیچے کی طرف اشارہ کریں تاکہ بچوں کو پتا چلے کہ ہمیں امی ابو سے آہستہ آواز میں بات کرنی ہے۔ اسی طرح سارے سبق میں کریں۔ چھوٹے بچے اس طرح کے اشاروں سے بات جلدی سمجھ لیتے ہیں۔

عملی مشق (۲):

اب معلم/معلمہ پورا سبق دوبارہ پڑھیں اور بچوں کو کہیں کہ وہ سن کر سبق دہرائیں۔

ہر سطر کو دو یا تین یا زیادہ حصوں میں تقسیم کریں۔

اپنے	امی، ابو کا	کہنا	مانیں

اس طرح بچے بآسانی سبق دہرالیں گے۔ معلم/معلمہ غور سے سنتے رہیں۔ جہاں بچے کسی لفظ کے پڑھنے میں غلطی کریں، اسے بورڈ پر لکھ دیں۔ اس پر ہو سکے تو اعراب بھی لگادیں۔ مثلاً:

نافرمانی خِدمت آہستہ

آخر میں بچوں کو درست الفاظ سمجھادیں تاکہ وہ آئندہ غلطی نہ کریں۔

عملی مشق (۳):

اب ایک بچہ سبق پڑھے اور باقی سارے بچے سبق سن کر دہرائیں۔ اس طرح ان شاء اللہ تعالیٰ تمام بچوں کو پڑھنا آجائے گا۔

عملی مشق (۴):

چوں کہ وقت کافی ہے، لہٰذا سبق پڑھاتے ہوئے سوالیہ انداز بھی اختیار کریں۔ مثلاً: پہلی سطر پڑھائی ''اپنے امی ابو کا کہنا مانیں'' اب بچوں سے سوالیہ انداز میں پوچھیں: ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے امی ابو کا کہنا؟ یہاں پہنچ کر رک جائیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ بچے جواب میں کہیں گے کہ ''مانیں'' کیوں کہ اس سطر میں پڑھ چکے ہیں۔ اسی طرح دوسری سطروں میں بھی کریں۔

اس کے بعد سبق کا دوسرا حصہ ''بڑوں کی عزت'' اسی طرح پڑھائیں جس طرح ''والدین کا ادب'' پڑھایا ہے۔ سبق کے آخر میں دی گئی مشق حل کروائیں۔

گھر کا کام:

گھر جا کر امی ابو کو بتلائیں کہ آج کیا سبق پڑھ کر آئے ہیں۔ اپنے بہن بھائی کو بھی بتائیں کہ ہمیں امی ابو کا ادب کرنا چاہیے اور بڑوں کی عزت کرنی چاہیے۔ بچوں کو سمجھائیں کہ امی ابو کی خدمت بھی کیا کریں۔ بعد میں پوچھیں کہ امی ابو کی کیا خدمت کی۔

خوداحتسابی:

اگر بچے گھر میں والدین کی خدمت اور بڑوں کی عزت کرنے والے بن جائیں تو سبق کا مقصد حاصل

ہو گیا، ورنہ مزید محنت کریں۔

حوصلہ افزائی:

بچوں سے گھر کی کارگزاری لیں جس بچے کی کارگزاری اچھی ہو اس کو چھوٹا سا انعام دے کر حوصلہ افزائی کریں۔

سوال ۱: ہر لائن میں 'ڈ' اور 'ل' زیادہ لکھ دیے گئے ہیں آپ انہیں کاٹ دیں باقی رہ جانے والے حروف سے الفاظ بنائیں۔

1. ک + ل + ہ + ڈ + ن + ا = کہنا
2. ن + ا + ڈ + ف + ر + م + ل + ن + ی = نافرمانی
3. ا + ڈ + د + ل + ب = ادب
4. ل + خ + د + ڈ + م + ت = خدمت

سوال ۲: خالی جگہ میں صحیح لفظ لکھیں ۔

1. بڑوں کو سلام کریں۔ (حیران، سلام، پریشان)
2. بڑوں کے سامنے ادب سے بیٹھیں۔ (مشکل، ادب، بے ادبی)
3. بڑوں کی بات مانیں ۔ (مانیں، نہ مانیں، کریں)

حوالہ جات

1. مجمع الزوائد، الاذکار، باب فیمن هلل مائة او اکثر، الرقم: ۱۶۸۳۰
2. سنن ابی داؤد، الطهارة، باب مایقول الرجل اذا توضأ، الرقم: ۱۶۹
3. سنن ابن ماجة، الدعا، باب رفع الیدین فی الدعا، الرقم: ۳۸۶۵
4. التحریم: ٦
5. صحیح البخاری، فضائل القرآن، باب خیرکم من تعلم القرآن، الرقم: ۵۰۲۷
6. الانبیاء: ٦٩
7. السبأ: ۱۰۔۱۱
8. الاحزاب: ۴۰
9. صحیح المسلم، الطهارة، باب خروج الخطایا، الرقم: ۵۷۸
10. جامع الترمذی، الطهارة، الطهارة، باب ان مفتاح الصلاة الطهور، الرقم: ۳
11. سنن ابی داؤد، الصلاة، باب الالتفات فی الصلاة، الرقم: ۹۰۹
12. شعب الایمان للبیهقی، السابع عشر، فصل فی فضل العلم......، الرقم: ۱۷۲۶
13. سنن ابی داؤد، الصلاة، باب المحافظة علی قت الصلوات، الرقم: ۴۳۰
14. مسند احمد، ٦/۱۵۱، الرقم: ۲۵۸۵۱
15. صحیح البخاری، الایمان، باب اطعام الطعام من الاسلام، الرقم: ۱۲
16. صحیح المسلم، البر والصلة والآداب، باب قبح الکذب وحسن الصدق، الرقم: ۲۶۰۷
17. السنن الکبریٰ للبیهقی، باب طوبی لمن طال عمره وحسن عمله، ۳/۳۲
18. سنن ابی داؤد، الاطعمة، باب تسمیة علی الطعام، الرقم: ۳۷٦۷
19. جامع الترمذی، الدعوات، باب مایقول اذا فرغ من الطعام، الرقم: ۳۴۵۸
20. المقاصد الحسنة للسخاوی، حدیث اظلال الغمامة له، الرقم: ۱۲٦
21. السنن الکبریٰ للبیهقی، باب فضل الصلاة فی مسجد رسول الله صلی الله علیه وسلم، ۵/۲۴٦
22. صحیح البخاری، الاطعمة، باب تسمیة علی الطعام، الرقم: ۵۳۷٦
23. الاسراء: ۲۴